REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۳
شمارہ ۴۶

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲۰ صفر ۱۴۰۵ ہجری — ۱۵ نبوت ۱۳۶۳ ہش — ۱۵ نومبر ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۱ نبوت (نومبر) - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک موصولہ اطلاعات کے مطابق بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں - اور مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۱۱ نبوت (نومبر) روزنامہ الفضل مجریہ ۲۴ ہجرۃ کے مطابق حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ڈاکٹروں کے مشورہ سے برائے تشخیص و علاج لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی دردِ دل کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کے بابرکت وجود سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی گزشتہ دنوں شادی کی ایک تقریب میں شمولیت کے لئے بنارس تشریف لے گئے تھے۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۶ پر)

کانپور میں جماعت احمدیہ اتر پردیش کی اٹھارہویں سالانہ کانفرنس کا انعقاد

● کامیاب پریس کانفرنس ● ریڈیو اور اخبارات میں وسیع پیمانہ پر چرچا ● معززینِ شہر کا خراجِ تحسین!

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی !!

جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کے موقعہ پر جماعت ہائے احمدیہ اتر پردیش کی اٹھارہویں سالانہ کانفرنس کانپور میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا چنانچہ اس کے مطابق کانفرنس کی تیاری کے لئے ایک "مجلسِ استقبالیہ و انتظامیہ" تشکیل دی گئی جس کے صدر جناب محمد ظفر عالم صاحب خان اور سیکرٹری خلیل احمد صاحب صدیقی مقرر ہوئے۔ نظارت دعوت و تبلیغ کی ہدایت پر انتظامات میں تعاون دینے کے لئے مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء شاہجہانپور سے ایک ماہ قبل اور خاکسار بمبئی سے ایک ہفتہ پہلے کانپور پہنچ گئے۔ باہمی تعاون سے بفضلہ تعالیٰ جملہ انتظامات بحسن و خوبی پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

کانفرنس کی تشہیر کے لئے خدام الاحمدیہ کانپور نے بے مثال کام کیا۔ سارے شہر میں پوسٹر، بینر اور سنتل چسپاں کئے گئے۔ اخبارات میں تشہیر کی گئی۔ نیز اردو اور ہندی میں ہینڈ بل تقسیم کئے گئے۔ جس کے نتیجہ میں شہر کے ہر شخص کو اس کانفرنس کے انعقاد کی اطلاع ہو گئی۔

مخالفین کی شر انگیزی

مہمانانِ کرام کے قیام کے لئے مکھنیا بازار "باغِ ابراہیم ہال" میں انتظام کیا گیا تھا۔ مگر جیسے ہی مہمان اس میں ٹھہرے، مخالفینِ احمدیت نے بدترین اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہال کو خالی کرنے کا حکم دیا۔ آتے جاتے مہمانوں کو تنگ کیا جانے لگا۔ اور بینر اتار کر جلائے جانے لگے۔ اس تشویشناک صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے حکام نے شر پسندوں سے سختی کے ساتھ نمٹنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن افرادِ جماعت نے بدیں وجہ ہال خالی کر دینے کا فیصلہ کیا کہ مبادا پولیس اسی بہانہ سے مسلمانوں پر ظلم توڑنا شروع کر دے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ کو جنہوں نے اپنے گھر اور گودام کو مہمانوں کے لئے خالی کر دیا۔ جس میں مہمان بفضلہ تعالیٰ بڑی ہی سہولت سے رہے۔

الحاج محترم مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم ملک صلاح الدین صاحب انچارج وقفِ جدید

قادیان مورخہ ۱۸ اکتوبر کو، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد قادیان سے نیز محترم سید فضل احمد صاحب پٹنہ سے مورخہ ۱۹ اکتوبر کو کانپور تشریف لائے۔ تمام مہمانانِ کرام کا خدام نے شایانِ شان استقبال کیا۔ معززین کے قیام کا انتظام مذکورہ ہوٹل میں تھا۔

کامیاب پریس کانفرنس

مورخہ ۱۹ اکتوبر کو ریجنٹ چیمبر میں گیارہ بجے صبح ایک پریس کانفرنس بلائی گئی۔ جس میں پریس کے سترہ نمائندگان شریک ہوئے۔ محترم سید فضل احمد صاحب نے پریس والوں کے سوالات کے تسلی بخش جواب دیئے۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور خاکسار محمد حمید کوثر نے بھی نمائندگان کے سامنے جماعت کے مختصر کوائف پیش کئے۔ ایک گھنٹے کی یہ گفتگو انتہائی خوشگوار ماحول میں ہوئی دوسرے دن تمام اخبارات میں پریس کانفرنس کی (باقی دیکھئے صفحہ ۱۳ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف الکمال جیولرز سارجی مارکیٹ صدر مالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ "بدر" قادیان
مورخہ ۱۵ر نبوت ۱۳۶۳ ہش

جلسہ سالانہ — تائید و نصرتِ الٰہی کا زبردست نشان!

مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اوائل دسمبر ۱۸۹۱ء میں ایک رسالہ "آسمانی فیصلہ" تصنیف فرمایا جس میں آپ نے تمام مکفّر علماء کو اُمورِ غیبیہ کے اظہار، دُعاؤں کی قبولیت، اور حقائق و معارفِ قرآن کے انکشاف وغیرہ اہم اُمور میں رُوحانی مقابلہ کی دعوت دی۔ اور اس مقابلہ کو فیصلہ کن حیثیت دینے کے لئے فریقین کے نامزد کردہ نمائندوں پر مشتمل ایک انجمن کے قیام کی تجویز رکھی۔ اندریں بارہ مزید غور کرنے کے لئے حضورؑ نے اپنی جماعت کے دوستوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ اسی ماہ کی ۲۷ر تاریخ تک قادیان پہنچ جائیں۔ چنانچہ اپنے آقا و مطاع کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے شمعِ احمدیت کے جاں نثار پروانے قادیان میں جمع ہوئے اور ان کی موجودگی میں، بعد نمازِ ظہر مسجد اقصیٰ میں ایک مختصر سا اجلاس منعقد ہُوا۔ جس میں مجوزہ انجمن کی تشکیل سے متعلق احباب سے مشورہ لیا گیا۔

مرکزِ احمدیت قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا یہ پہلا مقدس تاریخی اجتماع تھا جس کے شرکاء کی تعداد صرف ۷۵ افراد پر مشتمل تھی۔ مگر کون جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت فوری نوعیت کے اس مختصر سے ہنگامی اجلاس ہی کو آئندہ کے لئے ایک مستقل اور عظیم الشان سلسلۂ اجتماعات کی بُنیاد بنانے والی ہے۔ چنانچہ اس تاریخ ساز پہلے اجتماع کے معاً بعد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اذن پاکر بذریعہ اشتہار اعلان فرمایا کہ:—

"سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہو گی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضُعفِ فطرت و کمی مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسّر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے۔ یا چند دفعہ تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی اشتیاق شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اُوپر رَوا رکھ سکیں۔ لہذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت و عدم موانعِ قویّہ تاریخِ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ر دسمبر سے ۲۹ر دسمبر تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو ۳۰ر دسمبر ۱۸۹۱ء ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ر دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربّانی باتوں کو سُننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔"

(اشتہار شمولہ رسالہ "آسمانی فیصلہ")

مامورِ زمانہ کی دِلی تڑپ اور خواہش کے آئینہ دار یہ پُرشوکت الفاظ چونکہ خاص اذنِ الٰہی کے ماتحت اس کی عظیم قدرتوں اور معجزہ نمائیوں کا عظیم الشان پیش خیمہ بننے والے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے ان میں ایسی تاثیر اور خارقِ عادت برکت عطا فرمائی کہ مصائب و مشکلات کے ہجوم اور معاندین کی تمام تر ریشہ دوانیوں کے باوجود دستِ قدرت سے رکھی جانے والی یہ پہلی بُنیادی اینٹ آئندہ کے لئے جلسہ ہائے سالانہ کے مستقل انعقاد کے بابرکت سلسلہ کا مہتم بالشان نقطۂ آغاز بن گئی۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ خود مامورِ زمانہؑ نے اِس بابرکت رُوحانی اجتماع کی غیر معمولی عظمت و اہمیت کو بایں الفاظ واضح فرمایا تھا کہ:—

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ اَمر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بُنیاد ہے۔ اس جلسہ کی بُنیادی اینٹ خُدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فِعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

تاریخ احمدیت اس امر پر شاہدِ ناطق ہے کہ گذشتہ قریباً ۹۵ سال کے عرصہ میں گردشِ لیل و نہار نے مامورِ زمانہؑ کی قائم کردہ اس برگزیدہ روحانی جماعت کو بے شمار کٹھن امتحانوں سے دوچار کیا۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۶ پر)

جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش کی سالانہ کانفرنس کے لئے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا رُوح پرور پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✧ نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

11-9-84
9-789

پیارے مکرم محمد ظفر عالم خاں صاحب!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

آپ کے خط مورخہ ۷ر اگست سے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ اُتر پردیش کی صُوبائی کانفرنس کانپور میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس بابرکت موقعہ پر احبابِ جماعت کو میرا پیغام یہی ہے کہ سب کو بہت بہت محبت بھرا السلام علیکم اور تحریکات پر عمل کرنے کی تلقین۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ اور نورِ احمدیت کو پھیلانے کا باعث بنائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

والسّلام
خاکسار:— مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

فِکر و نظر

کہ خوئے بندگی کو جستجوئے بندہ پرور ہے
نگاہِ شوق کو پھر آرزوئے کوئے دِلبر ہے

بہت چاہا جہاں نے راہِ منزل چھوڑ دیں رہبرو
اُسے معلوم کیا اِس قافلے کا کون رہبر ہے

جبینِ شوق کے سجدوں کی بے تابی کا کیا ہوگا
وہ دِلبر بے نیازِ آرزوئے قلبِ مُضطر ہے

سمائے کس طرح دِل میں کوئی میخانہ دُنیا کا
نگاہوں میں مِری جب محفلِ ساقیٔ کوثر ہے

حقارت سے نہ دیکھو تم کسی انساں کو اَے لوگو
کسے معلوم اللہ کی نظر میں کون بہتر ہے

خلوصِ اہلِ دِل کا معجزہ کیا پُوچھتے ہو تم
درِ جاناں وہیں آیا جہاں پر رکھ دیا سر ہے

بنا ڈالے تھے گرچہ وقت نے اسبابِ ویرانی
وہ دِل ویراں ہو کیسے جِس میں یادِ حُسنِ دلبر ہے

زمیں نے اِس قدر کیوں دِل دُکھایا اہلِ ایماں کا
تِرے کُوچے میں برپا یا الٰہی شورِ محشر ہے

تِری رحمت کا صدقہ! معاف ہوں میری خطائیں بھی
بصد اخلاص و منّت میرے آقا عرضِ انور ہے

نعمت انور یادگیری

خطبہ جمعہ

جو شخص ساری دنیا کی طمع سے آزاد ہو جائے اور صرف ذاتِ باری سے ہی اپنی طمع کو منسوب کر دے وہی آزاد مرد ہے

وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کر دیتا ہے اور یہی غلامی ایک ایسی غلامی ہے جو ہزارہا غلامیوں سے نجات بخشتی ہے

آج خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ایک ہی قوم ہے جو آزاد ہے اور اے جماعت احمدیہ! وہ تم ہو اور تم ہو اور تم ہو۔!!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲۹ وفا ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲۹ جولائی ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:۔

"تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ○ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○"

(السجدہ ۳۲ آیت ۱۷ تا ۲۰)

اور پھر فرمایا:۔

دنیا میں ہر مشین کے چلنے کے لئے ایندھن درکار ہوا کرتا ہے۔ اور یہ دو قسم کے ایندھن ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو اندرونی طور پر کام کرتے اور حرکت دیتے ہیں۔ دوسرے وہ جو باہر سے کھینچتے یا دھکیلتے ہیں۔ انسانی اعمال کو حرکت دینے کے لئے بھی اسی قسم کی

توانائی کے دو سرچشمے

ہیں۔ اندرونی طور پر محبت اور نفرت کی دو طاقتیں ہیں جو انسانی عمل کو حرکت دیتی ہیں۔ اور بیرونی طور پر طمع اور خوف کی دو طاقتیں ایسی ہیں جو انسانی اعمال کو کھینچتی یا دھکیلتی ہیں۔ قرآن کریم نے ان دونوں کا نہایت ہی پیارے اور حکیمانہ انداز میں الگ الگ جگہ ذکر کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ مومن پر یہ قوتیں کس طرح عمل کرتی ہیں۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں پہلی آیت میں موخر الذکر دو طاقتوں یعنی خوف اور طمع کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ مومن پر خوف اور طمع دنیا والوں کے خوف اور طمع کے مقابل پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔ فرمایا جہاں تک مومن کا تعلق ہے ان دونوں طاقتوں کا رخ اللہ کی جانب ہے، اُسے کبھی کسی غیر کا خوف کسی حرکت پر آمادہ نہیں کرتا۔ اسی طرح جہاں تک طمع کا تعلق ہے وہ بھی خالصۃً اللہ ہی کی طرف رُخ کئے ہوئے ہوتی ہے۔ اور کبھی کسی حالت میں بھی غیر اللہ کا لالچ اُسے کسی حرکت پر آمادہ نہیں کرتا۔ پس جہاں تک خدا کے خوف اور خدا کے فضلوں کی طمع کا تعلق ہے وہ مومن کی زندگی پر اس شدت سے قبضہ کر لیتی ہے کہ نہ اُسے دن کو چین آتا ہے اور نہ رات کو۔ جب دنیا امن سے رات کو سوئی ہوئی ہوتی ہے وہ بے قرار ہو کر بستروں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا اپنے رب کو خوف سے بھی پکارتے ہیں اور طمع سے بھی پکارتے ہیں۔ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور پھر ہم جو کچھ انہیں عطا کرتے ہیں اس میں سے وہ آگے دنیا میں خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ پر جہاں تک

دُنیا کی قوتِ عمل

کا تعلق ہے وہ ہر صورت میں غیر اللہ کے خوف سے چلتی ہے۔ اور غیر اللہ کی طمع میں حرکت کرتی ہے۔ مثلاً ایک بچہ جب خوف کی حالت میں ہوتا ہے تو اس کے ذہن میں سب سے پہلے ماں کا خیال آتا ہے۔ وہ کسی جنگل بیابان میں ہو، اُسے علم بھی ہو کہ ماں اس کی آواز نہیں سن سکتی تب بھی لازماً بے اختیار اُس کے منہ سے ماں کا لفظ نکلے گا۔ یہ اُس کے دل کی سچائی ہے جو اُسے ماں کو بلانے پر آمادہ کرتی ہے۔ ہو سکتا ہے ایک بیٹا اپنے باپ کو پکارے۔ یا وہ قومیں جن کے ہاں پولیس کا نظام بہت اچھا ہوتا ہے وہاں جب بھی کوئی آدمی خوف میں مبتلا ہوتا ہے سب سے پہلے اُس کے ذہن میں پولیس کا خیال آتا ہے۔ چنانچہ جگہ جگہ پولیس کے ٹیلیفون نمبرز لگے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ گھروں میں بھی آویزاں رہتے ہیں۔ چنانچہ جہاں خطرہ لاحق ہوا وہاں فوری طور پر اُس نمبر کو ڈائل کر دیا جاتا ہے۔ تو گویا ہر شخص کے خوف کے لئے اُس کا ایک رب ہوتا ہے۔ اور اچانک فوری طور پر جب بھی کوئی خوف لاحق ہوتا ہے بے اختیار وہی وجود اس کے ذہن میں آجاتا ہے جو اُس کے نزدیک سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ اور جو سب سے زیادہ اس بات کے قابل ہے کہ اُسے خوف سے نجات بخشے۔ پرانے زمانوں میں لوگ بادشاہوں کی دہائیاں دیا کرتے تھے۔ اور تاریخ سے ثابت ہے کہ ایسے مواقع پر جب کہ عورتوں کو علم تھا کہ اُن کی آواز بادشاہ تک نہیں پہنچ سکتی،

"خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں!"
(تبلیغ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۵۴)
پیشکش:۔ گلوب ربر مینوفیکچررس ۲/۱ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:۔ 27-0441
گرام:۔ "GLOBEXPORT"

وہ سینکڑوں میل دُور نہہ خانوں اور ڈنجنز میں پڑی ہوتی تھیں اور اپنے بادشاہ کو آوازیں دیا کرتی تھیں۔ چنانچہ

اسلامی تاریخ سے بھی ثابت ہے

کہ کسی نے ایک ایسی عورت کی آواز سُنی اور بادشاہ تک پہنچائی تو اس کی آواز کی خاطر غیرت دکھاتے ہوئے بادشاہ نے لشکر کشی کی۔ اور اس حکومت کو مجبور کر دیا کہ اُس مظلوم عورت کو آزاد کرے۔ لیکن ایسے اتفاق ہی ہوتے ہیں۔ سینکڑوں میں ہزاروں میں ایک دفعہ وہ آواز اُس جگہ تک پہنچ جاتی ہے جہاں تک پہنچانا مقصود ہوتی ہے۔ جب کہ اکثر آوازیں صدا بصحرا ثابت ہوتی ہیں۔ پکارنے والا پکارتا رہ جاتا ہے اور سُننے والا گویا یہ کہ اُس کی مدد کر سکے وہ اُس کی تکلیف سے ہی غافل رہتا ہے۔ اور اگر غفلت نہ بھی کرے تب بھی اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ وہ اس بات کا اہل ہی نہ ہو کہ وقت پر اُس کی تکلیف کو دُور کر سکے۔ چنانچہ اسی مضمون پر غالب یہ کہتا ہے ؎

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

اے میرے محبوب! مجھے معلوم ہے کہ تجھے مجھ سے اتنا پیار ہے کہ میرے درد کی پکار جب تم تک پہنچے گی تو تم بے اختیار دوڑ پڑو گے۔ لیکن تم بھی آخر انسان ہو اور بے بس ہو۔ میری تکلیف تو اتنی زیادہ ہے کہ تمہیں خبر پہنچنے تک ہی میں جل کر خاک ہو چکا ہوں گا۔

پس دُنیا والے ہمیشہ دُنیا والوں ہی کو پکارتے ہیں۔ لیکن اکثر صُورتوں میں اُن کی پکار ضائع ہو جاتی ہے۔ اور بے کار چلی جاتی ہے۔ اور جہاں تک پہنچانا مقصود ہوتی ہے وہاں تک پہنچتی ہی نہیں۔ اگر وہاں تک پہنچ بھی جائے تو پھر اس کے جواب میں امدادی کارروائی میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ یا مدد کرنے والا اس بات کا اہل ہی نہیں ہوتا کہ وہ مدد کر سکے۔ ایک ہی ذات ہے اور وہ

ہمارے ربّ کریم کی ذات

ہے جسے آپ جب بھی پکاریں گے اس کو ہمیشہ موجود پائیں گے۔ مخفی سے مخفی آواز بھی ایسی نہیں جو اُس تک نہ پہنچے۔ دِل کی گہرائیوں میں پیدا ہونے والے اور کروٹیں لینے والے خیالات بھی اُس تک پہنچتے ہیں۔ چنانچہ جس پکار کا یہاں ذکر کیا گیا ہے وہ بھی ایک تنہائی کی اور اندھیرے کی پکار ہے۔

تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا

فرمایا یہ میرے بندے مجھے ایسی حالت میں پکارتے ہیں جب دُنیا میں اُن کو کوئی دیکھ نہیں رہا ہوتا۔ کوئی ان کی آواز نہیں سُن رہا ہوتا۔ رات کی تاریکیوں میں یہ اپنے بستروں کو چھوڑ کر اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ہم اُن کی آواز کو سُنتے ہیں ہم اُن کی مدد کو آتے ہیں۔ اسی طرح ان کی طمعیں بھی اُن کی حرص و ہوا، ہر خواہش اور ہر تمنا خدا ہی کی طرف رُخ اختیار کرتی ہے۔ فرمایا مومن بندے خوف میں بھی اپنے ربّ کو پکارتے ہیں۔ اور طمع میں بھی اسی کو پکارتے ہیں۔ جب کہ دُنیا کی حالت اس کے بالکل برعکس ہے۔ مثلاً ایک بچہ امتحان میں بیٹھتا ہے۔ اگر دُنیا داری اس پر غالب ہوگی تو وہ یہ سوچے گا کہ میں کس طرح ممتحن تک پہنچوں۔ کس طرح سفارش کرواؤں۔ کس طرح کوشش کروں کہ میرے اچھے نمبر آجائیں۔ لیکن سینکڑوں ہزاروں ایسے بچے ہیں جن کے دماغ میں سب سے پہلے یہ خیال آتا ہے کہ وہ دُعا کے لئے خط لکھیں۔ چنانچہ جب یہ دُعائیہ خطوط آتے ہیں تو انہیں دیکھ کر میری رُوح بڑی لذت محسوس کرتی ہے اس خیال سے کہ ہر لکھنے والے کے دماغ میں پہلا خیال اپنے ربّ کا آیا ہے۔ اور یہ معصوم بچے اُن فوج میں داخل ہو گئے ہیں جو یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا والی فوج ہے۔ اسی طرح تربیت پاتے ہوئے جب یہ بڑے ہوں گے تو ان پر ہمیشہ

اپنے ربّ کا خیال غالب رہے گا

اور وہی ایک خیال ہے جو ان کی رُوح پر قبضہ کئے رکھے گا۔ اسی طرح بعض لوگ ہیں جو رشوت کو خدا بنا لیتے ہیں۔ اور ہر حرص کے وقت سوچتے ہیں کہ رشوت دے کر کام چلائے جائیں گے۔ بعض لوگوں نے سفارشوں کو خدا بنایا ہوا ہوتا ہے۔ اور بعض نے دوستیوں کو خدا بنایا ہُوا ہوتا ہے اور وہ ہر جائز اور ناجائز ذرائع کو اختیار کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ وہ کوشش کرتے ہیں کہ ہر حالت میں کسی نہ کسی طرح اُن کی حرص پوری ہونی چاہیئے۔

اس کے برعکس ایسے بھی بندے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ راتوں کو اُٹھتے ہیں اور خوف اور طمع میں دُعا کا رُخ میری جانب پھیر دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اے خدا! ہمارا اور کوئی سہارا نہیں ہے۔ نہ ہمیں کسی کی دوستی کی پرواہ ہے اور نہ اُس پر اعتماد۔ نہ ہی ہم ناجائز طریق اختیار کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس سے تُو نے منع کر دیا ہے۔ اس بے بسی کی حالت میں ہم تیری طرف ہی جُھکتے ہیں اور تجھے ہی پکارتے ہیں کہ تُو ہماری مدد فرما۔ اس پر خدا تعالےٰ یہ نہیں فرماتا کہ پھر ہم اُن کی دُعاؤں کو قبول کرتے ہیں اور یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں۔ بلکہ یہ گویا ایک UNDERSTOOD یعنی تسلیم شدہ بات ہوتی ہے کہ ایسی دُعائیں لازماً قبول ہوں گی۔

پھر آگے ان کے عمل کا ذکر فرما دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ ان کو آسمان سے رزق عطا نہ کیا جائے۔ اور خود ان کو بھی دیکھو کہ چونکہ اُن کا واسطہ ایک لامتناہی رزق کے سرچشمہ سے ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ اس فیض کو آگے چلاتے ہیں اور بندگانِ خدا پر یا خدا کی راہوں پر خرچ کرنے سے خوف نہیں کھاتے۔ یہ خدا سے ایک جاری چشمہ پاتے ہیں۔ اور اس کو آگے جاری کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ بنی نوعِ انسان کی بہتری کے لئے بھی بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جس وقت انہوں نے خدا کو پکارا تھا اُس وقت اُن کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ جو کچھ عطا ہُوا ہے وہ خدا کی طرف سے عطا ہُوا ہے۔ انہوں نے اپنی ضرورت کسی بندہ کے سامنے پیش نہیں کی۔ اس لئے جب سب کچھ خدا کی طرف سے عطا ہُوا ہے تو وہی ضامن ہے۔ وہ اگر چاہے گا تو اس کو نہیں ختم ہونے دے گا۔ اور وہ نہیں ختم ہوگا۔ وہ مالک ہے، اس کے پاس

لامتناہی رزق

ہے۔ اگر وہ یہ فیصلہ کرے کہ یہ رزق ختم نہیں ہوگا تو وہ رزق ختم نہیں ہوگا۔ پس یہی وہ رزق ہے جو خدا کی طرف سے جب مومن بندوں کو عطا ہوتا ہے تو وہ اس میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور اپنے اموال میں سے خدا کی راہ میں جو خرچ کرتے ہیں وہی پاک کمائی ہے۔ جس کے متعلق یقین سے کہا جاتا ہے کہ یہ خدا کا فضل ہے اللہ کی طرف سے آیا ہے۔ باقی ہر کمائی ایسی ہوتی ہے جس کے متعلق کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ خدا کا فضل ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے غلاموں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

"مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰىھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا ؕ"

(الفتح آیۃ: ۳۰)

فرماتا ہے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں اور غلاموں کا یہ حال ہے کہ اُن کے لئے یہ سوال نہیں ہے رات کو اُٹھیں اور پھر دُعائیں کریں۔ اے رسُولؐ! تُو جب بھی اُن کو دیکھے گا ہمیشہ رکوع اور سجود کی حالت میں پائے گا۔ بظاہر جسمانی لحاظ سے وہ اپنے کاموں میں مصروف اور اِدھر اُدھر آجا رہے ہوں گے لیکن اللہ جانتا ہے کہ اُن کی رُوحیں ہمیشہ خدا کے حضور رکوع اور سجدے کر رہی ہوتی ہیں۔ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا وہ اللہ ہی سے اس کا فضل مانگتے ہیں۔ اور اُسی کی رضا چاہتے ہیں۔

پس ایسے لوگوں کے ہاتھوں سے دوسروں کے لئے جو رزق نکلتا ہے خواہ وہ بنی نوعِ انسان کے لئے جاری ہو یا اللہ کی راہوں میں خرچ کرنے کے لئے دیا جائے یہ وہ خالص اور پاک رزق ہے جو اللہ سے آتا ہے۔ اس چشمہ میں کسی گند کی ملونی نہیں ہے۔ اور یہ وہ رزق ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ اور خدا کی طرف سے اس بات کی ضمانت دی گئی ہے کہ یہ کبھی ختم نہیں کیا جائے گا۔ اگر آپ غور کریں تو یہی وہ بندے ہیں جو

خدا کے آزاد بندے

ہیں۔ کیونکہ دُنیا کی طرف دیکھ کر دُنیا کے سامنے ہاتھ پھیلانے والوں کی تقدیریں تو کبھی ایسا جاری رزق نہیں آتا۔ وہ ہزار مصیبتوں اور مشکلوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ خواہ وہ افراد ہوں خواہ وہ قومیں ہوں اپنے خوفوں کے وقت دنیا کو بُلانے والے کبھی بھی تسکین نہیں پاتے۔ اگر دنیا اُن کی آواز پر لبیک۔۔۔ بھی کہہ دے تب بھی وہ اطمینان نہیں پا سکتے۔ اور ان کا خوف واقعتہً دُور نہیں ہو سکتا۔ دُنیا والوں کے ہزار مصالح ہیں جو آڑے آجاتے ہیں۔ دوست اپنے دوستوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ کبھی قومی مصالح کے نام پر اور کبھی بین الاقوامی حالات کے نام پر بعض دفعہ معاہدے ترک کر دیئے جاتے ہیں۔ اور وقت پر قومیں قوموں کی مدد نہیں کرتیں۔ اس صورت میں بھی ایک ہی ذات ہے جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی ہر دو صورت میں لازماً کامل وفا کے ساتھ اپنے بندہ کی مدد کے لئے آتی ہے۔ پس خوف ہو یا طمع ہو دونوں صورتوں میں

ایک ہی قابلِ اعتماد ہستی اور دوست

ہے۔ یعنی ہمارا ربّ کریم جو ہر مشکل میں ہمارے کام آسکتا ہے۔ اس کے باوجود جو لوگ خدا کو چھوڑ کر غیروں پر تکیہ کرتے ہیں وہ انجام کار نقصان اُٹھاتے ہیں چنانچہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جو غیروں کو پکارتے ہیں ان کا انجام اس طرح بیان فرماتا ہے:-

وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝

(الرعد آیت: ۱۵)

کہ وہ لوگ جو خدا کے سوا غیروں کو پکارتے ہیں اُن کی حالت سوائے اس کے اَور کچھ نہیں ہوتی اور وہ پکارے جانے والے اس کے سوا ان کو کچھ جواب نہیں دے سکتے کہ جیسے کوئی پانی کی طرف ہاتھ بڑھائے اس نیت سے کہ وہ پانی اس کے ہونٹوں تک پہنچ جائے اور اس کی پیاس کو بُجھا دے۔ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ لیکن ایسا نہ ہو سکے۔ اور پیاسا اپنا ہاتھ بڑھاتا چلا جائے لیکن پانی اس کے قریب نہ پہنچے اور اس کے ہونٹوں تک پہنچ کر بھی اس کی پیاس نہ بجھا سکے۔ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ کافروں کی دُعا سوائے گمراہی اور بے کار جانے کے اَور کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

اب اس نقشے کو آج آپ دنیا کی قوموں پر چسپاں کرکے دیکھیں کیسا حیرت انگیز طور پر یہ مضمون اُن پر صادق آتا ہے۔ دُنیا کی جتنی بھی قومیں ہیں جب لوگ ان سے مانگتے ہیں تو ساتھ STRINGS ATTACH کر دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ کچھ پابندیاں لگا دی جاتی ہیں۔ لینے والوں کی گردنیں آزاد نہیں کی جاتی ہیں۔ بلکہ ان کی گردنیں غلام بنائی جاتی ہیں۔ چنانچہ دینے والے اس طرز پر مدد کرتے ہیں کہ لینے والا کبھی بھی اُن کی مدد سے پھر آزاد نہ ہو سکے۔

اس نئے دَور میں

آج تک ایک بھی قوم آپ کے سامنے ایسی نہیں آئے گی جس نے دُنیا کی عظیم قوموں کی طرف مَدد کے لئے ہاتھ بڑھایا ہو۔ اور پھر اُن کی مدد سے آزاد ہو گئی ہو۔ ایسی قومیں مدد لینے کے لئے جاتی ہیں لیکن دن بدن سُود کے شکنجوں میں جکڑی جاتی ہیں، قرض کے شکنجوں میں جکڑی جاتی ہیں۔ جو کارخانے ان کی مدد سے بنائے جاتے ہیں ان کے (SPARE PARTS) فالتو پُرزے مانگتے مانگتے ہی عمریں گزر جاتی ہیں۔ اور ایک دِن بھی اُن کی قسمت میں ایسا نہیں آتا کہ وہ آزاد ہوں۔ ہر غریب مُلک اور غریب قوم کی یہی تقدیر ہے جو آج چل رہی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ اب ایسا سال چڑھے گا کہ ہماری پیاس بجھے گی۔ اور ہماری قومی ضرورت پُوری ہو گی۔ لیکن وہ سال اُن سے آگے آگے بھاگتا رہتا ہے۔ ایک ہی ہے دینے والا جس کی عطا کے ساتھ کوئی STRING نہیں۔ کوئی قید نہیں ہوتی۔ وہ جب کسی کو کچھ عطا فرماتا ہے تو اس بات سے مستغنی ہو جاتا ہے کہ وہ اس کا شکر بھی ادا کرتا ہے یا نہیں۔ اور بعض دفعہ ایسی حالتوں میں بھی عطا کرتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ انسان ناشکری کرے گا۔ پھر بھی وہ اُسے عطا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ان لوگوں کو بھی عطا کرتا ہے جو اُس کی ہستی کا انکار کرتے ہیں۔

پس خدا تعالےٰ کی ذات بڑی عجیب ذات ہے۔ فرماتا ہے تمہیں ان دُنیا والوں کی بجائے اُس ذات کی طرف جانا اور اُسی سے ہی مدد کے لئے پکارنا چاہیئے جس کی یہ صفات ہیں اور جو لامتناہی خزانوں کا مالک ہے اور لازماً پکارنے والے کی پُکار کو سُنتا ہے۔ تم اس خدا کو چھوڑ کر، دُنیا کی طرف جا کر، دُنیا کی طرف دوڑ کر خود اپنی ہلاکت کے سامان پیدا کر رہے ہو۔

یہ دُنیا تو ایک سَراب ہے

اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

پھر اللہ تعالےٰ بڑے ہی پیارے رنگ میں ان لوگوں کی جزاء بیان فرماتا ہے جو اُس کی خاطر راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دُعائیں کرتے ہیں۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فرماتا ہے کسی آنکھ نے وہ تسکین قلب نہیں دیکھی آنکھوں کی اس ٹھنڈک تک کوئی تصور پہنچ نہیں سکتا جو ہم اَن بندوں کو عطا کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ان کی خاطر چھپا کر رکھی گئی ہیں۔

اب دیکھیں اس میں فصاحت و بلاغت کا کیسا کامل مضمون ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کیسا پیارا انداز ہے۔ پہلے یہ فرمایا تھا کہ یہ میرے بندے راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دُنیا سے چھُپ کر اور مخفی طور پر میری راہ میں آنسو بہا رہے ہوتے ہیں۔ جب لوگوں کو علم ہی نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے یہ [illegible] راتوں کو اُٹھتے ہیں اور میرے حضور حاضر ہو جاتے ہیں۔ تو اُن کی جزاء [illegible] ہونی چاہیئے۔ فرمایا جس طرح اُن کے آنسو دنیا سے چھپتے ہیں میں اُن [illegible] ہونے والی نعمتوں کو بھی دنیا کی نظر سے چھپا دیتا ہوں۔ اور صرف ان پر کھولتا ہوں۔ میرے اور میرے ان بندوں کے درمیان پیار کا ایسا رشتہ قائم ہو جاتا ہے جس سے دُنیا والے کُلیتہً بے خبر رہتے ہیں کہ یہ کیا واقعہ ہو گیا ہے۔ غریب لوگ جو خدا کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں متموّل ہو کر واپس لوٹتے ہیں۔ وہ خالی دامن لے کر جاتے ہیں اور دُنیا اور آخرت کے خزانے سمیٹ کر واپس آجاتے ہیں۔ اور ان کے دِل میں ایسا سرور پیدا ہوتا ہے کہ دُنیا والے اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جیسے اُن کے آنسو چھپے ہوئے تھے ویسے ہی خدا تعالیٰ اپنے پیار اور محبت کے اظہار میں اُن کی لذتیں بھی دُنیا والوں سے چھُپا دیتا ہے۔ اور طرزِ بیان یہ ہے کہ دُنیا کی گندی آنکھیں اِس قابل نہیں ہیں کہ اُن کی لذتوں پر نظر ڈال سکیں۔ یہ خدا کے پاکباز بندے ہیں۔ ان کی لذتیں بھی پاک ہیں۔ اور دُنیا تو اِس بات کی بھی اہل نہیں ہے کہ یہ معلوم کرے کہ ان کو کیا عطا ہُوا ہے۔ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فرماتا ہے۔ ان بندوں کی طرف سے خدا کی راہ میں جو خرچ کیا جاتا ہے لازماً یہی وہ رزق ہے جو پاک رزق ہے۔ جس میں دُنیا کی کوئی ملونی نہیں۔ اور آپ غور سے دیکھیں تو اس سے زیادہ

انسان کی آزادی کا تصوّر

ممکن نہیں ہے۔ جو ان آیات میں پیش کیا گیا ہے۔ فرمایا جو شخص ساری دُنیا کی طمع سے آزاد ہو جائے اور صرف ایک ذات کے ساتھ اپنی طمع کو منسوب کر دے تو وہی آزاد ہے جو اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کی مرضی کے تابع کر دیتا ہے۔ اور یہی غُلامی ایک ایسی غُلامی ہے جو ہزارہا غلامیوں سے نجات بخشتی ہے۔ ایسا شخص اس بات پر انحصار نہیں کرتا کہ تیل کی دولت پر اس کا قبضہ ہوتا ہے یا نہیں۔ وہ اس بات پر بھی انحصار نہیں کرتا کہ وہ سونے چاندی اور ہیرے جواہرات کی کانیں اس کے قبضہ میں آتی ہیں یا نہیں۔ اِس بات سے مستغنی ہوتا ہے کہ امریکہ اس کا دوست ہے یا روس اس کا دوست ہے یا چین اس کا دوست ہے یا جاپان اس کا دوست ہے۔ ایک ہی ذات ہے جس کے سامنے اس کا سر جھکتا ہے اور وہ اپنے ربّ کی غُلامی اختیار کرتا ہے۔ اور یہی غُلامی اس کو ہر دوسری غلامی سے آزاد کر دیتی ہے۔

اور یہی حال اس کے خوفوں کا ہے۔ ہر خوف و خطر کی حالت میں اُسے اپنے خدا کی مدد کا یقین ہوتا ہے۔ اس لئے جب بھی اس پر خوف کی حالت طاری ہوتی ہے اُسے چین کی طرف نہیں دیکھنا پڑتا۔ خوف کی حالت میں اُسے امریکہ پر بِنا نہیں کرنی پڑتی۔ خوف کی حالت میں وہ انگلستان کی دوستی پر انحصار نہیں کرتا۔ وہ یہ نہیں

دیکھتا کہ روس کب اس کی مدد کے لئے آئے گا۔ یا چین کب اپنی فوجیں بھیجے گا۔ وہ جانتا ہے کہ وہ ربِّ کریم جس نے مجھے لَاخَوْفٌ کی ضمانت دی ہے وہ ہر آن میرے قریب ہے۔ اور پیشتر اس کے کہ دشمن مجھے کوئی گزند پہنچا سکے آسمان سے مدد کے لئے اس کی فوجیں اُتریں گی۔ اور ممکن نہیں ہے کہ دشمن پہل کر جائے۔ اور خدا کا فضل دیر میں نازل ہو۔ جس قوم کو آزادی کی ایسی عظیم الشان ضمانت دی گئی ہو اُس کو کیا فکر ہے۔ اس کے سوا کوئی قوم آزاد ہے ہی نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں دو ہی قومیں ہیں جس طرح جغرافیائی تقسیم ہوتی ہے اسی طرح روحانی تقسیم میں بھی

دو ہی قسم کی قومیں ہیں

ایک غلام قومیں ہیں۔ اور دوسری آزاد قوم ہے۔ غلام قوموں میں وہ ساری قومیں شامل ہیں جو خوف اور طمع کی حالت میں غیر اللہ کی طرف دیکھا کرتی ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی آزاد نہیں ہے۔ جو قومیں بظاہر آزاد نظر آتی ہیں اگر حقیقت میں ان کا جائزہ لیا جائے تو وہ بھی آزاد نہیں۔ مثلاً امریکہ کو آپ آزاد سمجھتے ہیں۔ لیکن چونکہ اُن کی طمع غیر اللہ کی طرف ہے۔ ساری قوم کسی نہ کسی غلامی میں بندھی ہوئی ہے۔ ہزار قسم کی حرص و ہوا اور گناہوں میں مبتلا ہیں۔ اور کئی قسم کی قیود میں وہ جکڑے گئے ہیں۔ وہ اپنی اس تکلیف کو دن بدن زیادہ سے زیادہ محسوس کرتے چلے جاتے ہیں۔ بظاہر کتنی بڑی آزاد قوم ہے۔ لیکن درحقیقت تمام کی تمام قوم کسی نہ کسی عذاب کسی نہ کسی مصیبت، اور کسی نہ کسی بندھن میں گرفتار ہے۔ بظاہر بے خوف اور دنیا کی سب سے طاقتور قوم ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس ملک میں اتنا خوف ہے کہ خوفزدہ ہو کر پاگل ہونے والوں کی تعداد دنیا کے سب ملکوں سے زیادہ ہے۔ نہ اندرونی خوف ان کو چھوڑ رہا ہے اور نہ بیرونی خوف سے وہ آزاد ہیں۔ پس

ایک ہی قوم ہے جو آزاد ہے

اور اے جماعت احمدیہ! وہ تم ہو اور تم ہو اور تم ہو۔ کیونکہ تم وہ لوگ ہو جو ہمیشہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اپنے خدا کی طرف طمع سے دیکھتے ہو۔ اور ہمیشہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر خدا کے حضور اپنے خوف کو امن میں بدلنے کے لئے روتے اور گریہ وزاری کرتے ہو۔ قرآن کریم ہمیں انہی دو قوموں کے متعلق بتاتا ہے اور یہی دو قومیں ہیں جو ہمیشہ قیامت تک برسرِ پیکار رہیں گی۔ حقیقی آزاد قومیں وہی ہیں جو پرانی اصطلاح میں آزاد قومیں ہیں۔ جو خدا کے حضور گردن جھکاتی ہیں۔ اور ہر دوسرے سے اُن کی گردن آزاد کی جاتی ہے، جو خدا کی طرف طمع سے دیکھتی ہیں۔ اور خدا کے سوا ہر دوسری حرص سے اُن کا دل کا پاک اور آزاد کر دیا جاتا ہے۔ اور جماعت احمدیہ میں اُن کی اجتماعی شکل نظر آتی ہے۔ اس کے سوا دنیا میں ہر قوم کسی نہ کسی شکل میں دنیا کی غلام نظر آئے گی۔ یہ عجیب ظلم ہے اور تمسخر کی حد ہے کہ اس قوم کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس کو انگریزوں نے قائم کیا تھا یا فلاں نے اس کو کھڑا کیا۔ یا فلاں کا خود کاشتہ پودا ہے۔ جس کا خود کاشتہ پودا ہو حرص کی حالت میں تو اس کی طرف دیکھا جاتا ہے۔ خوف سے بچنے کے لئے اس کو پکارا جاتا ہے۔ مگر کوئی آئے تو سہی کبھی ربوہ کی گلیوں میں اور راتوں کو پھر کر تو دیکھے کہ رونے والے اور گریہ و زاری کرنے والے کس کو پکار رہے ہوتے ہیں۔ کیا کسی احمدی کی زبان پر خدائے حی و قیوم کے سوا بھی کسی درگاہ پر آنسو بہانے والا ملتا ہے۔

پس آج دنیا میں ایک ہی آزاد قوم ہے۔ اور وہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو بڑے ہی پیارے رنگ میں یوں بیان فرمایا ہے ؎

چھو کے دامن تیرا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے
دلبرا! مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

(منقول از الفضل ۱۱ر اگست ۱۹۸۴ء)

اداریہ ——— بقیہ صفحہ ۲

اور صادقوں کے صدق و وفا کو پرکھنے کے لئے ان کی راہ میں کڑی سے کڑی آزمائشیں کھڑی کیں مگر ابتلاء و آزمائش کی کوئی بھی آندھی اہلِ وفا کو جادۂ استقامت سے منحرف نہ کر سکی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی غیبی تائیدات پر توکل رکھتے ہوئے بدستور اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے اور شاہراہِ غلبۂ اسلام پر بڑھتے ہوئے ان قدموں کے ساتھ ساتھ ہر سال منعقد ہونے والا ہمارا یہ بابرکت رُوحانی اجتماع بھی پہلے سے کہیں بڑھ کر روشن اور درخشندہ آسمانی نشانات کو اپنے دامن میں سمیٹے پوری شان و شوکت اور آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہوتا رہا۔ تا آنکہ گزشتہ سال قادیان اور ربوہ میں منعقد ہونے والے ہمارے سالانہ جلسوں کی مجموعی حاضری بفضلہ تعالیٰ پونے تین لاکھ سے زائد ریکارڈ کی گئی۔ اور آج جبکہ ہم سالِ گزشتہ کے رُوحانی اجتماعات کی ایمان افروز یادوں اور رُوح پرور تاثرات کو اپنے دل و دماغ میں بسائے ایک سال کا مزید سفر طے کر چکے ہیں۔ ہمیں اپنے ۹۳ ویں بابرکت جلسہ سالانہ کے قدموں کی آہٹ بہت قریب سے سنائی دے رہی ہے۔ باوجود اس کے کہ اندرونِ ملک رُونما ہونے والے حوادثات نے اہلِ وطن کے ذہنوں کو مختلف قسم کے اندیشوں اور وسوسوں میں مبتلا کر رکھا ہے، ہمیں یقینِ کامل ہے کہ شمعِ احمدیت کے جاں نثار پروانے اپنی شاندار جماعتی روایات کے مطابق تمام تر خدشات اور اندیشوں سے بے نیاز ہو کر اپنے اس بابرکت رُوحانی اجتماع میں پہلے سے کہیں زیادہ تعداد میں شرکت کریں گے کہ اُن کے لئے بہرصورت اپنے آقا و مطاع کے اس ارشاد کی تعمیل مقدم ہے:۔

”لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں ...... اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔“

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

اللہ تعالیٰ آنے والوں کا سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو۔ اور انہیں جلسہ سالانہ کی برکات اور فیوض سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین ٭

خورشید احمد انور

بقیہ اخبار احمدیہ

واپسی پر کرنیبو کے باعث چند یوم شاہجہانپور اور دہلی میں قیام فرمانے کے بعد مورخہ ۱۱ر۸۴ء کو بخیریت قادیان تشریف لے آئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و بچگان اور جملہ درویشانِ کرام خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ الحمد للہ ٭

ولادت

میرے لڑکے عزیز محمد مظہر الدین احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے کے بعد مورخہ ۱۷ر۸۴ء بروز چہارشنبہ لڑکی عطا فرمائی ہے۔ بزرگان کرام و احباب جماعت سے التجا ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس بچی کو صحت و سلامتی کی لمبی زندگی دے، با اقبال بنائے اور تمام اہل خاندان کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین ٭

خاکسار:۔ محمد صادق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چیرالہ (آندھرا)

ارشاد نبویؐ

اَلْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ

(مسند احمد)

ترجمہ:۔ گناہ وہ ہے جو تمہارے نفس میں کھٹکے اور سینہ میں تنگی پیدا کرے

محتاجِ دعا:۔ یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی مہاراشٹر

تحریکِ احمدیّت

قسط نمبر (۹)

تعصب العین، عقائد اعتراضات کا تجزیہ تاریخِ انبیاء کی روشنی میں

تقریر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخِ احمدیت بر موقعہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۲ء

مغالطہ آفرینی:۔

قرآن کریم میں انبیاء علیہم السلام کے علاوہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ (طٰہٰ: ۳۹۔ القصص: ۸) اور حضرت عیسیٰ کے حواریوں (المائدہ: ۱۱۲) بلکہ شہد کی مکھی پر بھی (النحل آیت ۶۹) نزولِ وحی کا ذکر ملتا ہے اور مسلم، ابن ماجہ اور ترمذی کی متعدد احادیث میں مسیح محمدی پر وحی کے اترنے کی واضح پیشگوئی موجود ہے۔ اسی طرح فرقہ امامیہ کے بزرگوں سے بھی مروی ہے۔

مہدی موعود پہ وحی ہوگی اور آپ اللہ کے امر سے اس وحی پہ عمل کریں گے۔

(ترجمہ بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۳۵)

مگر اب یہ نظریہ ایجاد و اختراع کیا گیا ہے کہ تمام مسلمانوں کا یہ بالاتفاق کہ آنحضرتؐ کے بعد جبرئیل اس کے لئے وحی لے کر نازل نہیں ہوئے نہ ہوں گے۔

(مرزائیت اور اسلام صفحہ ۱۵ از مولانا احسان الٰہی ظہیر)

۲۔ گذشتہ اہل کشف بزرگ جن میں حضرت شیخ محی الدین عربی اور حضرت معین الدین چشتی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ قطعی مسلک رکھتے تھے کہ قرآنی آیات کبھی قلوب اولیاء پر نازل ہوتی ہیں۔

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۲۸۷ باب ۱۵۹)

اور حضرت معین الدین چشتی تو اپنے دیوان میں یہاں تک فرماتے ہیں کہ تم خود اپنے وجود پر "دنی فتدلی" کا صعود دیکھ سکتے ہو۔ (دیوان معین الدین چشتی صفحہ ۸۵)

یہی نہیں حضرت سید عبدالقادر جیلانی، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی اور حضرت سید امیر الحانثری (دیر کوٹھا شریف) پر قرآنی آیات نازل ہوئیں جن کا مفصل تذکرہ اسلامی لٹریچر میں پایا جاتا ہے۔

(فتوح الغیب (از ربانی سید عبدالقادر جیلانی صفحہ ۱۳۶) مقالہ نمبر ۲،۱،۶ مقامات سوانح عمری مولوی عبداللہ غزنوی مسلک "سیر فی نظم الدار" صفحہ ۱۳۲ ۔۔ صفحہ ۱۵۲ از صفی اللہ مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۵ھ)

ان الہامات میں ایسی آیات بھی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے مخصوص سمجھی جاتی ہیں۔ مثلاً

صلّوا علیہ وسلموا تسلیما

الم نشرح لک صدرک

قل انما انا بشر مثلکم۔

یا ایھا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین۔

ان حقائق کے باوجود یہ غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے کہ قرآنی آیات کے الفاظ میں الہام پر مہر لگ چکی ہے۔

۳۔۔ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی موعود کے لئے چاند سورج گرہن کے جس آفاقی نشان کی خبر دی تھی وہ ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء میں نہایت آب و تاب سے ظاہر ہو گیا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نورالحق میں انعامی چیلنج دیا کہ یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ آپ سے پہلے کسی شخص نے دعویٰ کیا ہو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور پھر اس کے زمانے میں رمضان میں چاند اور سورج کا ان مقررہ تاریخوں میں کسوف خسوف ہوا ہو اس چیلنج پر کتاب "رئیس قادیان" (مؤلفہ مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری صاحب) میں چار اعتراضات کئے گئے ہیں:۔

اوّل یہ کہ حضرت مہدی موعود کے زمانہ کا گرہن قانون فطرت اور قاعدہ نجوم کے خلاف لگے گا۔ جیسا کہ صاحبزادہ رسول عربی حضرت ابراہیم کی وفات کے دن سورج گرہن ۱۰ تاریخ کو لگا تھا حالانکہ مقررہ تاریخیں گرہن کی ۲۷۔۲۸۔۲۹ ہیں۔

دوم۔ آپ کے زمانہ میں ہی مہدی سوڈانی موجود تھا مگر اس نے اس کو اپنی مہدویت کے لئے صرف اس لئے بطور نشان پیش نہیں کیا کہ وہ مرزا صاحب کی طرح بیلسٹی کا خوگر نہ تھا

سوم۔ مرزا علی محمد باب نے سنہ ۱۲۶۰ھ میں دعویٰ مہدویت کیا۔ اس کے ساتویں سال رمضان سنہ ۱۲۶۷ھ مطابق جولائی ۱۸۵۱ء میں ۱۳۔ اور ۲۸ رمضان کو خسوف و کسوف کا اجتماع ہوا۔

چہارم:۔ باب کے دونوں جانشین صبح ازل اور بہاء اللہ بھی مہدویت کے مدعی تھے پس یہ اجتماع کسوفین صداقت کا کوئی نشان نہیں۔

(مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان "رئیس قادیان" صفحہ ۱۹۹ و صفحہ ۲۰۰ جلد دوم)

یہ چاروں اعتراضات دراصل مغالطہ انگیزی کا بدترین نمونہ ہیں۔ اس لئے کہ:۔

۱۔ ماہرین فلکیات کی تحقیق کے مطابق حضرت ابراہیم کی وفات کے موقعہ پر سورج گرہن قاعدہ نجوم کے عین مطابق ۲۹ شوال سنہ ۱۰ھ کو ہوا۔ انڈین کرونالوجی اور انڈین آف رائے کمنگھم اور انڈین کلنڈر رابرٹ سیویل نے یہی تاریخ اس گرہن کی تسلیم کی ہے۔

("رحمۃ للعالمین" جلد ۲ صفحہ ۹۵ از قاضی محمد سلیمان منصورپوری)

۲۔۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد کا گرہن سنہ ۱۸۹۴ء میں ہوا مگر مہدی سوڈانی اس سے نو سال قبل سنہ ۱۸۸۵ء میں انتقال کر چکے تھے۔

(المنجد فی اللغت والاعلام صفحہ ۶۹۰)

۳۔۔ خدائی وعید کے مطابق ایران کا مدعی مہدویت علی محمد باب جولائی سنہ ۱۸۵۰ء میں مارا گیا اور مجوزہ گرہن اسکے بعد جولائی سنہ ۱۸۹۱ء میں ہوا۔

۴۔۔ بہاء اللہ کی وفات ۲۸ رمئی سنہ ۱۸۹۲ء کو ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک کے گرہن کا آسمانی نشان سنہ ۱۸۹۴ء میں رونما ہوا۔ لہٰذا جس زاویہ نگاہ سے بھی دیکھا جائے یہ چاروں اعتراضات قطعی طور پر بے بنیاد ہیں اس گرہن نے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی سچائی کو روز روشن کی طرح ثابت کر دیا ہے۔ ؎

یار جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا

یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

پھکڑبازی:۔

سورۃ نور میں اشاعت فحش کو سنگین جرم قرار دیا گیا ہے مگر نہایت دکھ بھرے دل سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ احمدی معتقدات پر اعتراضات میں پھکڑبازی کو عملاً خطابت کا جزو اعظم بلکہ نقطہ کمال سمجھا جانے لگا ہے۔ جس کے بہت سے نظائر پیش کئے جا سکتے ہیں مگر صرف چند اشارات پر اکتفا کیا جائے گا۔

۱۔ تیرھویں صدی ہجری کے صوفیاء میں حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ کو ایک خاص مقام حاصل ہے آپ کے ملفوظات "مرآۃ العاشقین" صفحہ ۲ میں لکھا ہے کہ انہوں نے ایک پنجابی شعر پڑھا جس میں مرزا کا لفظ تھا عرض کیا گیا مرزا سے کیا مراد ہے؟ فرمایا "رسولِ خدا" ایک ایسا پیارا لفظ جس کی نسبت پچھلی صدی کے صوفیا نے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی ہے اسے بھی احمدیت سے دشمنی کے باعث تختہ مشق بنایا جاتا ہے۔

۲۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیشگوئی متعلقہ احمد بیگ و محمدی بیگم ایک جلالی اور جمالی نشان صداقت ہے جو اپنی شرائط کے ساتھ اس شان سے پورا ہوا کہ محمدی بیگم صاحبہ کی سگی والدہ، اس کی ہمشیرگان اس کا بھائی اور اس کا حقیقی بیٹا نیز اس کے خاندان کے دوسرے بہت سے افراد شامل احمدیت ہو گئے۔ مگر اس پر بھی اخبار کے انداز میں اعتراض کیا جاتا ہے۔ جس کا کوئی جواز نہیں۔

۳۔۔ مخلص اور دیندار مسلمان ملازمہ بھانو کا لحاف کے اوپر سے دبانے کا ایک معمولی واقعہ سیرت المہدی جلد سوم صفحہ ۲۱۰ پر لکھا ہے جو صرف اس بڑھیا کی سادگی کا عکاس ہے جس پر قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی کی رو سے ہرگز کوئی تنقید نہیں کی جا سکتی۔

۴۔ ظل و بروز کی اصطلاح صدیوں سے ہر صوفیائے عظام میں رائج ہے چنانچہ حضرت حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "التفہیمات الالٰہیہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۹-۲۶۱" میں حضرت شاہ اسمٰعیل شہید نے منصب امامت صفحہ ۱۲۵ میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے تحذیر الناس صفحہ ۳۳ پر مولانا محمد حسن صاحب امروہی نے "التاویل المحکم فی متشابہ فصوص الحکم" صفحہ ۲۳۲-۲۳۳ میں اور حضرت خواجہ غلام فرید آف چاچڑاں شریف نے اشارات فریدی جلد ۲ صفحہ ۱۱۱-۱۱۲ میں یہ اصطلاح اولیاء دوسرے انبیاء بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی استعمال کی ہے مگر یہ تصور کر کے روح کانپ اٹھتی ہے

کہ بہتر ہے خطابت میں یہاں تک کہہ دیا گیا

"ہم کسی بات کو نہیں مانتے ہم بروزی اور ظلی کی بکواس بھی سننا پسند نہیں کرتے اس قسم کی بکواس بند کردو۔"

(خطبات امیر شریعت صفحہ ۱۴۶ از جانباز مرزا ناشر مکتبہ تبصرہ لاہور)

ایک شعلہ نوا شاعر کی گوہر افشانی ملاحظہ ہو سے

نہیں قائل ہوا میں آج تک ان کی شریعت کا
خدا ہی کا یہ دزدی ہے نبی جن کا براز ہے

(چمنستان مولانا ظفر علی خان صفحہ ۵۵ ناشر مکتبہ کاروان کچہری روڈ ۔ لاہور)

۵ ۔ اللہ جل شانہ نے زبانوں کے اختلاف کو بھی قرآن مجید (سورۃ روم : ۲۳) میں اپنی علیم و خبیر ہستی کا عظیم نشان قرار دیا ہے اور اس طرح علم الالسنہ کی تحقیقات کا ایک وسیع دروازہ کھولا ہے لہذا ایک محقق و فاضل کا اصل کام یہ ہے کہ وہ ان کے لفظی صوری اور معنوی تفاوت کے فلسفہ اور حکمت اور ان کے باہمی ربط وغیرہ پر گہرا غور و فکر کرے تا اُسے ایک طرف خدا تعالیٰ کے غیر محدود علم کی طرف توجہ پیدا ہو اور دوسری طرف زبانوں کے اصل سرچشمہ یعنی عربی زبان سے عاشقانہ تعلق بڑھے لہذا اختلاف الالسنہ کو تمسخر اور مذاق کا موجب بنانا کسی عارف کا کام نہیں ہوسکتا مثلاً قرآن مجید میں انسانوں کو تنتور (کنجوس) کہا گیا ہے۔ علامہ سید سلیمان ندوی نے ارض القرآن میں تحقیق کی ہے کہ یہی نام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک حرم محترم کا تھا جس کے معنی عبرانی میں معطر کے ہیں۔ حضرت علامہ قسطلانی نے آنحضرتؐ کے جو غیر عربی نام مواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۵ و صفحہ ۲۲۷ میں لکھے ہیں ان میں "المنحمنا" "ماذ ماذ" بھی بتایا ہے۔

مصری فاضل (مورخ علامہ الحاج عباس کرارہ کی تصنیف "تاریخ حرمین شریفین" میں لکھا ہے کہ مدینہ کا ایک نام "تندو تندا" بھی ہے۔ مشہور اہل قلم مولانا محمد عبداللہ صاحب منہاس کی تحقیق یہ ہے کہ چینی زبان میں قرآن کو "نان چین" آیت کو "جان" رکوع کو "چیئے" اسلام کو "ہوئے جاؤ"۔ مسلمان کو "چھنچے" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "چوئی سی زائے تھازان" خدا کو "گفتشان" فرشتہ کو "ہومنو" اور محمد رسول اللہ کو "خومور" کہتے ہیں۔

(پیام امین صفحہ ۵۱ - ۵۲ طبع دوم مصنفہ محمد عبد اللہ منہاس ناشر دی سٹینڈرڈ ایجنسی ایجرٹن روڈ امرتسر فروری ۱۹۳۹ء)

ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ)

اسی طرح پاکستان کے ایک سکالر جناب ڈاکٹر غلام جیلانی برق نے اپنی کتاب "ایک اسلام" صفحہ ۲۲۴-۲۲۳ میں ہندوؤں کی کتاب کلنکی پران کے بارھویں باب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور قدسی کی بشارات لکھی ہیں۔ اور بتایا ہے کہ اس باب میں "جگت گرو" سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم "وشنو بھگت" سے مراد حضرت عبداللہ، سومتی سے مراد حضرت آمنہ، ملل دیپ سے مراد الیتیا نے عجم و عرب اور پرس رام سے مراد جبرائیل ہے۔ ان کے علاوہ مولوی نور احمد صاحب خطیب نے مجموعہ وظائف سبحانی (مطبوعہ کشمیری بازار لاہور) صفحہ ۶۷-۶۸ میں اور جناب دردعلی شاہ قلندر قادری سجادہ نشین دربار عالیہ قادریہ جھبیر شاہ پھلگراں ضلع راولپنڈی نے "اولاد قادریہ" صفحہ ۸ میں فرشتوں کے ایسے عجیب و غریب نام لکھے ہیں کہ انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ اسی طرح ایک خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کسی شخص نے جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا اپنا نام ٹیچی بتایا جس کے پنجابی میں معنی مقررہ وقت پر آنے والے کے اور چینی لغت زبان میں علامہ اقبال مند کے ہیں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک ہے۔

"اِنَّ لِلّٰہِ ملائکۃ فی الارض
علیٰ السنۃ بنی آدم۔"

(الدیلمی عن انس بحوالہ الدر المنتشرہ للسیوطی صفحہ ۴۶)

اللہ کے فرشتے جو زمین میں بنی آدم کی زبان بولتے ہیں شہنشاہ نبوت کے اس حقیقت افروز ارشاد کے باوجود اختلاف السنہ پر سنجیدگی سے ریسرچ کرنے کی بجائے الثان کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔

۶ ۔ خدا کے مقبولوں اور محبوبوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف ناموں اور مقاموں سے ضرور نوازا جاتا ہے مگر یہ انعام انتہائی عاجزی اور تذلل و انکسار کے بغیر نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے کہ سید الانبیاء محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اِذا تواضع العبدُ للّٰہ رفعہُ
اللّٰہُ اِلی السَّماءِ السابعۃ"

(کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۵ مطبع دائرہ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ۱۳۱۲ھ)

جب کوئی بندہ اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ اسے ساتویں آسمان کی طرف اُٹھا لیتا ہے پھر تواضع کی تشریح میں فرمایا۔

"لا یکمل ایمانُ المرءِ حتّٰی
لا یکون النّاس عندہٗ کالا
باعرثم یرجع الٰی نفسہ
فیراھا اَصغر ما یرا۔"

(عوارف المعارف" از حضرت شہاب الدین سہروردی بحوالہ بلاغ المبین" صفحہ ۱۸۵ مولفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

یعنی کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اُسکے نزدیک تمام مخلوق اونٹوں کی مینگنی کے برابر نہ ہوجائے اور پھر اپنے آپ کو بھی وہ سب سے زیادہ حقیر و ذلیل نہ سمجھے۔

سلسلہ انبیاء میں ہمارے آقا سید الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب مقدسوں کے سرتاج تھے آپ کے محبوں میں خلفاء اور دربانوں میں جبرائیل بھی شامل ہیں آپ کی زبان خدا کی قرنا آپ کا دل خدا کا عرش اور آپ کی آواز خدا کی آواز ہے مگر آپ تواضع کے جس انتہائی اور آخری مقام پر فائز تھے اس کا اندازہ اس سے لگ سکتا ہے کہ خدا نے صرف آپ کو شفیع المذنبین کا منصب عالی بخشا مگر حضور فرمایا کرتے تھے میں بھی خدا ہی کے فضل سے جنت میں جاؤں گا۔

حضرت نظام الدین اولیاء نے ایک بار مجلس میں بیان کیا کہ

"رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر قیامت کے دن حق تعالیٰ مجھے اور میرے بھائی عیسٰی کو (معاذ اللہ ۔ ناقل) دوزخ میں ڈال دے تو یہ اس کا عدل ہوگا۔"

(فوائد الفواد صفحہ ۲۳۷ شائع کردہ محکمہ اوقاف پنجاب لاہور صفحہ ۲)

یہ حدیث نبوی حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے اور اس کا متن یہ ہے۔

"لَو انَّ اللّٰہ یُؤاخذنی و
عیسٰی بذنوبنا لعذبنا ولا
یظلمنا شیئاً۔"

(الترغیب والترہیب" جلد ۴ صفحہ ۳۴۶ صحیح ابن حبان تالیف الحافظ محمد زکی الدین عبدالعظیم (۵۸۱ھ - ۶۵۶ھ)

مجدد اسلام حضرت علامہ جلال الدین سیوطی نے "الجامع الصغیر" میں مستدرک للحاکم کے حوالہ سے آپ کی یہ مسنون دعا درج کی ہے کہ

"اللّٰھُمَّ انّی ضعیف فقوّنی. اللّٰھُمَّ
انّی ذلیلٌ فاعزّنی۔"

اے خدا میں کمزور ہوں مجھے طاقتور بنادے میں ذلیل ہوں مجھے عزت دے۔

شاہ لولاک کے اس ارشاد مبارک کے عین مطابق آپ کے احقر الغلمانؑ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے اشعار میں اپنے مولا سے حقیقی کے حضور غایت درجہ خاکساری اور فروتنی کا اظہار کیا ہے مگر اُسے اس رنگ میں پیش کیا گیا کہ اخلاق و انسانیت کے چہرے بھی شرم و ندامت سے تر بتر ہوگئے۔ حالانکہ یہ عاجزانہ راہیں اس بات پر مجسم دلیل ہیں کہ آپ نے نوع بشر کی نفرت کو گوارا کرکے یہ تو منظور کیا کہ آپ کے سینہ کو تیروں سے چھلنی کردیا جائے مگر اسوہ محمدی کا ترک کرنا برداشت نہ کرسکے اور پھر خدا کے فضلوں کا منادی بن کر فرمایا۔ سے

کرمکِ بودم مرا کردی بشر
من عجیب تر از مسیح بے پدر

میں ایک حقیر کیڑا تھا تو نے مجھے بشر بنادیا میں بے باپ مسیح سے بھی زیادہ عجیب ہوں۔

نیز ہر احمدی کو اتباع رسول کی یہ تلقین فرمائی :-

اے کرمِ خاک چھوڑ دے کبر و غرور کو
زیبا ہے کبر حضرت رب غیور کو
تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہ عرش کا نزول
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دار الوصال میں

— (باقی) —

درخواست ہائے دعا

۞ ۔ مکرمہ شیریں باسط صاحبہ کٹک کی دونوں بچیاں ذکیہ باسط و حسینہ بنت المہدی زینی و دنیوی ترقیات و روشن مستقبل کے لئے اُن کی آپا اپنی مشکلات کے ازالہ کیلئے ۞ ۔ مکرم عبد الغفار خاں صاحب کیرنگ اپنے بیٹے غلام احمد خان جو بھبنیشور میں زیر علاج ہیں کی کامل صحت کے لئے۔ ۞ ۔ مکرم آفتاب عالم صاحب و مکرم منصور احمد صاحب گھٹیالیاں علی گڑھ اپنے امتحان میں نمایاں کامیابی و روشن مستقبل کے لئے ۞ ۔ مکرم نصیر الدین خاں صاحب کیرنگ مبلغ ۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنے پوتے مبشر احمد خاں کی صحت کاملہ اور خود کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ۞ ۔ مکرم مولوی سید وسیم احمد صاحب تیاپوری کارکن دعوۃ و تبلیغ اپنے والدین کی جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے نیز اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی صحت کاملہ کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

پانچواں کامیاب سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ

بھارت کے مختلف صوبوں سے نمائندگان کی شرکت۔ دلچسپ روحانی و علمی تقاریر اور تفریحی پروگرام

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

قادیان ۲۴ اکتوبر مرکز احمدیت میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پانچواں دوروزہ سالانہ اجتماع مورخہ ۲۴ ۲۵ اخاء (اکتوبر) کو دعاؤں اور ذکر الٰہی کے ساتھ شروع ہوا۔ پروگرام کے مطابق صبح چار بجے مکرم عبد الکریم صاحب ملکانہ کے زیر انتظام خدام و اطفال نے انصار اللہ کو تہجد کی نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے بیدار کیا۔ چنانچہ تمام مقامی اور باہر سے تشریف لانے والے انصار اور خدام کی بھی ایک بڑی تعداد نے مسجد مبارک میں پہنچکر نماز تہجد باجماعت ادا کی جو ساڑھے چار بجے مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے انصار اللہ کے تعلق سے قرآن مجید کی ہدایت و تعلیم کا روح پرور درس دیا۔ درس کے اختتام پر انصار اور خدام و اطفال بہشتی مقبرہ گئے اور مزار مبارک پر اجتماعی دعا کی گئی۔ اس کے بعد سب انصار نے اپنے گھروں میں قرآن مجید کی تلاوت کی۔ مجلس انصار اللہ کی طرف سے اجتماع کے دونوں دن یعنی ۲۴ اور ۲۵ اکتوبر کو تمام مقامی ممبران انصار اللہ اور باہر سے تشریف لائے ہوئے انصار و خدام و اطفال اور مرکزی عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ و مرکزی عہدیداران لجنہ اماء اللہ کے لئے پر تکلف ناشتے اور دوپہر کے کھانے کا اہتمام کیا گیا کھانا تیار کرنے اور کھلانے کا انتظام بفضلہ تعالیٰ بہت عمدہ تھا جس پر تمام دوستوں نے خوشنودی کا اظہار کیا۔

صبح کے ناشتہ سے فراغت کے بعد ساڑھے آٹھ بجے احباب جلسہ گاہ پہنچنا شروع ہو گئے۔

افتتاحی اجلاس

۹ بجے انصار اللہ کے اجتماع گاہ میں تقریری پروگرام شروع ہوا۔ تقریری پروگرام کے لئے مدرسہ احمدیہ کے احاطہ میں قناتیں اور شامیانے اور جھنڈیاں و قمقمے لگا کر بہت بارونق اور خوبصورت اجتماع گاہ تیار کی گئی تھی۔

باہر سے پندرہ تنظیموں کے نمائندے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ اجتماع کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ۹ بجے ہوا۔ اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے فرمائی مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے نہایت خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے لوائے انصار اللہ لہرانے کی تقریب ادا فرمائی۔ اس موقعہ پر مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے نعرہ تکبیر اللہ اکبر۔ اسلام و احمدیت زندہ باد وغیرہ نعرے لگائے۔ اور احباب زیر لب دعا کرتے رہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ لوائے احمدیت لہرانے کے بعد صدر اجلاس کی سٹیج پر تشریف آوری کے بعد خاکسار نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی معیت میں سب انصار بھائیوں نے کھڑے ہو کر اونچی آواز میں عہد دہرایا۔ عہد کے بعد مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا اور پھر صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر اجلاس نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا پیغام سنایا اور پھر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے خطبات و ارشادات سے کچھ اقتباسات تبرک کے طور پر پڑھ کر سنائے جن میں سب مرد و زن کو نماز باجماعت کا پابند ہونے۔ داعی الی اللہ بننے تبلیغ پر زور دینے۔ دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے۔ ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمائی گئی ہے اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے انصار اللہ کے اجلاس سے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے قادیان سے باہر کے انصار میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے۔ کہ وہ بھی اس میں شرکت کر رہے ہیں۔ بالخصوص دور دراز کا وہ علاقہ جسے کنیا کماری کہا جاتا ہے۔ وہاں سے اور پھر صوبہ جات اڑیسہ۔ بہار۔ بنگال آندھرا۔ یوپی وغیرہ سے بھی احباب آئے ہیں جس کے باعث دو تین دن سے خوب رونق ہے آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کو سنا ہے میں چاہتا ہوں کہ ہماری اگلی نسل کے تربیت کی ذمہ داریاں جو انصار اللہ پر ڈالی گئی ہیں۔ انہیں احسن طور پر نبھائیں قرآن مجید بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام پہنچانے کی جو ذمہ داری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سپرد کی ہے اس کو پورا کرنے کے لئے آپ نے من انصاری الی اللہ کہہ کر دوسروں کو بلایا۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود نے بھی انصار اللہ کو پکارا۔ پس اگر انصار اللہ اپنی ذمہ داری کو ادا کریں تب یہ جماعت سرخرو اور اس مقام پر فائز ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی حضوری کا ہے اور جو لوگ انصار اللہ کے معیار پر پورے اترتے ہیں۔ ان کو بلند مقام حاصل ہوتا ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کے مطابق آپ سب پر کلکم راعٍ و کلکم مسئول عن رعیتہ کے مطابق اپنی ذات۔ اپنے گھر۔ اپنی سوسائٹی اپنے ساتھ کام کرنے والوں سب کی اصلاح و تربیت کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ اس لئے ہم میں سے ہر فرد پر جو انصار اللہ سے تعلق رکھتا ہے اسکی ذمہ داری بہت بڑھ گئی ہے۔ دعا ہے کہ ہم سب اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان پر عمل پیرا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس روحانی اجتماع

کو بھی ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔

اس بصیرت افروز خطاب کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ تقریری پروگرام کا آغاز ہوا۔

پہلی تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ نے "سیرت صحابہؓ حضرت رسول اکرم صلعم اور صحابہؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند روحانی مقام اور مرتبہ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کے اندر ایمان۔ اخلاص۔ فدائیت و ایثار کا وہ جذبہ پیدا کیا جسکی نظیر تاریخ مذاہب میں کہیں نہیں ملتی۔ اور پھر ایسے عملی نمونے صحابہ کرام نے پیش کئے جو حقیقتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہیں۔ اس ضمن میں مقرر نے ابتداء اسلام کے بعض نہایت ایمان افروز تاریخی واقعات پر روشنی ڈال کر صحابہ کے اخلاص۔ ایثار۔ اطاعت اور محبت الٰہی کا ثبوت پیش کیا۔ اور بتایا کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ نے بھی ایسے ہی ایمان و اخلاص کے نمونے پیش کئے۔ جو واضح طور پر آنا علیہ و اصحابی کا زندہ ثبوت ہیں اس تعلق میں بھی فاضل مقرر نے بعض صحابہ مسیح موعودؑ کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اور بتلایا کہ ہم سب احمدیوں کو بھی اپنے اندر ایسا ہی انقلاب پیدا کرنا چاہیئے۔ جس سے ہم بھی صحابہ کے ہمرنگ ہو کر دین اسلام کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ عملی حصہ ڈالنے والے ہوں۔

اس کے بعد مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید "ذکر حبیب علیہ السلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی جس میں نصرت ایزدی کے ان وعدوں کا ذکر کیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فرمائے تھے۔ اپنے احباب سے جو حضرت مسیح موعودؑ نے یورپ و امریکہ میں اور ہندوستان میں اشاعت دین کے لئے چندہ دینے کی تحریک فرمائی۔ یہ بتایا کہ حضور شدید گرمی میں بھی تصنیف کے کاموں میں مصروف رہتے تھے۔ اسلام کو زندہ رکھنا اور ایمان اسلام کی جماعت کو قائم

رکھنا، غیر مذاہب پر غلبہ اسلام کے لیے دلائل جمع کرنا، دعائیں کرنا، زائرین سے ملاقات کرنا، ڈھیروں خطوط کے جواب لکھنا، دشمنوں کی طرف سے دائر کردہ مقدمات کی پیروی کرنا اور خدمت خلق کے کام انجام دینا، غریب لوگوں کا علاج معالجہ کرنا وغیرہ امور حضور علیہ السلام کی مصروفیت میں شامل تھے۔ حضور کی شدید مخالفت ہوئی مگر اللہ تعالیٰ نے مخالفین کو سخت سزائیں دیں اور وہ خائب و خاسر ہوئے۔

اس کے بعد مکرم مولوی منظور احمد صاحب انچارج احمدیہ مرکزی لائبریری نے "زندگی بخش جام احمد ہے" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ اور آپ کی تعلیمات بیان کیں جو جماعت کے لئے مشعل راہ ہیں۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ایسا تغیر رونما ہوا کہ آپ کے ماننے والوں کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہوا۔ نمازوں میں لذت آنے لگی۔ وہ ذکر الٰہی میں سرور محسوس کرنے لگے دین کے کاموں میں منہمک ہو گئے اور خدا کے بندوں سے پیار پیدا ہوا۔ ہم سب بھی اسی راستے پر چلیں تاکہ خدا کے محبوب بندے بن جائیں۔

اس کے بعد مکرم حافظ نواب احمد گنگوہی نے تقریر کی جس میں اپنے قبول احمدیت کی داستان بیان کرتے ہوئے بتایا کہ پہلے میرا بھی عام مسلمانوں کی طرح یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ آسمان پر ہیں۔ اور آنحضرت صلعم کی امت کی اصلاح کیلئے دوبارہ آئیں گے۔ اسی اثناء میں ایک دفعہ کسی نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا کبھی قادیان کا سنا ہے۔ اس سے مجھے شوق پیدا ہوا۔ اور پھر قادیان آکر تحقیق کی اور وہ باتیں جو مخالفین بتایا کرتے تھے سب غلط ثابت ہوئیں۔ جماعت کی کتب کا مطالعہ کیا۔ انہیں اسلامی تعلیمات کے مطابق پایا۔ احباب نے ہر امر کی اچھے رنگ میں وضاحت کی بس پھر میں نے احمدیت قبول کر لی۔ لیکن جب واپس گھر گیا۔ اور رشتہ داروں کو میری قبول احمدیت کا علم ہوا تو سخت مخالفت ہوئی اہل و عیال کو چھین لیا گیا۔ گھر میں بند کر دیا گیا اور بڑی مشکل سے نکل کر وطن کو خیرباد کہنا پڑا۔

اس کے بعد مکرم ماسٹر عبدالرحمان صاحب نومسلم نے "تبلیغ کیسے کی جائے" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے اسی طرح تبلیغ تب ہی مؤثر ہو سکتی ہے جبکہ تبلیغ کرنے والے کا نمونہ اچھا ہو۔ بڑے اچھے رنگ میں تبلیغ کی جائے۔ جس سے فریق ثانی مطمئن ہو سکے۔ تبلیغ مناسب وقت پر کی جائے۔ جب کوئی مصروف ہو غصہ میں ہو۔ بات سننے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو تب تبلیغ مؤثر ہو سکتی ہے۔ تبلیغ کرتے وقت اپنے مذہب کی خوبیاں دلنشیں انداز میں بیان کی جائیں۔ اس کے بعد خدا سے ہمیشہ دعائیں بھی مانگتے رہیں اگر کسی سوال کا جواب نہ آتے تو مہلت لیکر پھر جواب دیا جائے۔

اس کے بعد "توحید باری تعالیٰ" پر مکرم منیع الرحمان صاحب کلکتہ نے تقریر فرمائی۔

اجلاس دوم

:- بعد نماز ظہر و عصر کھانے سے فراغت کے بعد ٹھیک ڈھائی بجے مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان کی صدارت میں اجلاس دوم کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے فرمائی۔ نظم مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم حکیم چوہدری بدرالدین صاحب عامل نائب ناظر تبلیغ مقامی قادیان نے "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ بچوں کو سنبھالنے اور ان کی تربیت کی طرف توجہ دینا نہایت ضروری ہے۔ آپ نے وہ باتیں بیان فرمائیں جن پر ماں باپ اور بزرگ اور انصار عمل کریں تو اولاد کی پرورش اچھے رنگ میں تعلیم و تربیت کر سکتے ہیں۔

بعدہٗ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے "قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ احکام قرآن کا تارک کافر ہوتا ہے آپ نے آیت قرآنی قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم پیش کرتے ہوئے اس کی بڑے اچھے رنگ میں تشریح فرمائی۔ اور قبولیت دعا کے بہت سے ایمان افروز واقعات سنائے۔

ازاں بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے "نظام خلافت اور جماعت کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ نے آیت قرآنی وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم کی تشریح کرنے کے بعد بتایا کہ قرآن مجید کی رو سے ابتداء آفرینش سے انبیاء کے بعد نظام خلافت قائم چلا آرہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "الوصیت" میں بیان فرمودہ کے مطابق جماعت احمدیہ میں بھی خلافت کا سلسلہ قائم ہے۔ اسلام میں خلیفہ مقرر کرنے کے لئے مشورہ تو ہے لیکن جب خلیفہ مقرر ہو جائے تو وہ بتایا نہیں جا سکتا۔ خلافت کے سایہ میں بہتر رنگ میں اسلام کے فروغ کے لئے کام ہو شریعت اور دینی امور کی طرف پوری توجہ دی جاتی ہے۔

بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے "الٰہی جماعتوں پر ابتلاؤں کا آنا اور مؤمنین کا ردعمل" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ حضرت آدم سے لے کر آج تک الٰہی جماعتوں کی مخالفت ہوتی رہی ہے۔ ابلیس اپنی قسم کے لوگوں کے دلوں میں شیطانی خیالات ڈال کر انہیں بھڑکاتا ہے اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ مومنین کو آزمایا جائے۔ لیکن لوگوں کی اذیت دہی سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت شامل حال ہوتی ہے۔ خدا مومنوں کو خوشیوں سے بھری ہوئی خوشخبریاں سناتا ہے۔ اور ان کی مدد فرماتا ہے۔

اس کے بعد مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے کلکتہ نے "میدان تبلیغ کے دلچسپ واقعات" کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ جب کوئی شخص تبلیغ کے لئے سفر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عجیب رنگ میں راہ نمائی فرماتا ہے۔ اعتراضات کے جوابات بتاتا ہے۔ مخالفین کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور اپنے احمدی مبلغ کو غلبہ عطا فرماتا ہے۔ آپ نے میدان تبلیغ کے بہت سے ایمان افروز واقعات سنائے۔

تیسرا دن۔

:- گذشتہ دن کی طرح تہجد کے لئے انصار کو بیدار کیا گیا۔ ساڑھے چار بجے مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نے نماز تہجد با جماعت مسجد مبارک میں پڑھائی اور نماز فجر کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انصار اللہ کے تعلق میں درس دیا۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں اجتماعی دعا۔ گھروں میں تلاوت قرآن مجید اور اجتماعی ناشتہ سے فراغت کے بعد ساڑھے آٹھ بجے صبح تقریری پروگرام شروع ہوا۔ جس کی صدارت محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے فرمائی۔ قرآن مجید کی تلاوت مکرم حافظ اسلام الدین صاحب نے فرمائی۔ نظم مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر نے خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر نے "اسلام کا نظریہ نجات" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور بڑی شرح و بسط سے دوسرے مذاہب کے نظریات سے اس کا موازنہ کیا۔ تقریر بہت مدلل اور پر مغز تھی۔ حاضرین نے ان کی تقریر کو بغور سماعت فرمایا۔ صدر محترم نے بھی ان کی تقریر پر اچھے رنگ میں تبصرہ فرمایا۔

اس کے بعد خاکسار نے "احمدیت کی امتیازی خصوصیات" کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں وہ تمام باتیں بتائیں جو مشمول جماعت احمدیہ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں مشترک ہیں۔ اور پھر وہ امتیازی خصوصیات بتائیں جو فرقہ احمدیہ کو مسلمانوں کے تمام فرقوں سے ممتاز کرتی ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ کا اب بھی اپنے محبوب بندوں سے کلام کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا سلسلہ قیامت تک جاری رہنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے امت میں مسیح ابن مریم کا مثیل پیدا ہونا۔ احمدی حضرات کا بلاد اسلامیہ عرب مصر۔ شام کے کبار محققین عالموں فاضلوں سے از روئے قرآن وفات مسیح کے فتوے حاصل کرنا۔ اور ہندوپاک کے جید علماء سے بھی اس حقیقت کا اعتراف کرانا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر نہیں گئے۔ بلکہ وفات پا چکے ہیں۔ اسی طرح جہاد۔ دعا اور مختلف امور کے بارے میں جماعت احمدیہ کی امتیازی خصوصیات کا ذکر کیا

ازاں بعد مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے "بزرگوں کا نیک نمونہ نوجوانوں و بچوں کیلئے راہ نمائی کا باعث ہے" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ انسان کی زندگی کے تین دور ہوتے ہیں۔ بچپن۔ جوانی اور ادھیڑ عمر یا بڑھاپا۔ انسانی زندگی کا تیسرا اور آخری دور یعنی بڑھاپا ہی ہے۔ جس میں عقل و شعور کو پختگی اور روحانیت کو کمال حاصل ہوتا ہے۔ یہ عمر مجلس انصار اللہ کے لئے ہے۔ اس عمر میں وہ نوجوانوں اور بچوں کی بہتر رنگ میں تربیت کر سکتے ہیں۔ تاکہ اطفال اور خدام ان کے بہترین نمونہ، اچھی تعلیم و تربیت۔ اور روحانیت کے پرتو سے اچھی نسل بن سکیں۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور حضور کی بعض پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی پیشگوئیوں کو ایسے نمایاں طور پر پورا فرمایا کہ دنیا محو حیرت رہ گئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا روز روشن کی طرح واضح ہو گیا۔

اس تقریر کے بعد مکرم شیخ نصیر الدین صاحب آف کیرنگ نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام سنایا۔ بعدہٗ مکرم عبدالرب صاحب (باقی صفحہ ۱۳ پر)

قادیان میں مجالس خدام الاحمدیہ کا ساتواں اور اطفال الاحمدیہ کا چھٹا کامیاب سالانہ مرکزی اجتماع

● ہندوستان کی ۳۳ مجالس کے ۷۷ نمائندگان کی شمولیت ● مختلف علمی ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات کا دلچسپ پروگرام

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی شکیل احمد صاحب طاہر منتظم شعبہ رپورٹنگ سالانہ اجتماع

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کا ساتواں اور مجالس اطفال الاحمدیہ بھارت کا چھٹا سہ روزہ کامیاب سالانہ اجتماع مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو بفضلہ تعالیٰ روحانی اور دینی ماحول میں منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اس اجتماع میں خدا تعالیٰ کے فضل سے وہی رونق اور گہماگہمی دیکھنے میں آئی جو اس قسم کے روحانی اجتماعات کا طرۂ امتیاز ہوا کرتی ہے۔ حسب سابق امسال بھی اجتماع کے ہر پروگرام میں جاذبیت اور دلکشی کا پہلو نمایاں تھا۔ محترم مولوی خورشید احمد صاحب انور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان و نگران اعلیٰ سالانہ اجتماع نے انعقادِ اجتماع سے کافی عرصہ قبل ہی جملہ انتظامات کو احسن اور بہترین رنگ میں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مندرجہ ذیل احباب پر مشتمل ایک سب کمیٹی تشکیل فرما دی تھی۔

مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری	صدر کمیٹی
مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر	سیکرٹری
مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم	ممبر
مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر	ممبر
مکرم محمد تنویر احمد صاحب ایڈوکیٹ	ممبر

سب کمیٹی نے جملہ پروگرام مرتب کر کے اجتماع سے قبل محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے ان کی منظوری حاصل کی اور ان پروگراموں کو بحسن و خوبی پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے صدر محترم کی ہدایات کی روشنی میں ہر ممکن تعاون دیا فجزاہم اللہ خیراً

امتحان دینی نصاب خدام و اطفال

حسب سابق امسال بھی دینی نصاب کے امتحانات میں بھارت کی کئی مجالس کے خدام و اطفال نے حصہ لیا۔ محترم صدر مجلس کی خصوصی ہدایت کے پیش نظر امسال قادیان کے صرف انہیں خدام و اطفال کو سالانہ اجتماع کے علمی ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی جنہوں نے دینی نصاب کا امتحان دیا تھا۔ ان امتحانات میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو اجتماع کے آخری روز منعقدہ تقریب میں انعامات دیئے گئے۔

باقی صفحہ ←

نمایاں حسن کارکردگی مجالس

سب کمیٹی سالانہ اجتماع نے مقررہ معیار انعام خصوصی کی روشنی میں مجالس کی کارکردگی کا بغور جائزہ لینے کے بعد محترم صدر صاحب کی خدمت میں مفصل رپورٹ پیش کی۔ جس میں تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے سفارش کی گئی کہ سال ۸۴-۱۹۸۳ء میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو اوّل۔ مجلس خدام الاحمدیہ موسنی بنی مائنز کو دوئم اور مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کو سوئم۔ اسی طرح مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کو اوّل۔ مجلس اطفال الاحمدیہ موسنی بنی مائنز کو دوم اور مجلس اطفال الاحمدیہ سونگڑہ کو سوئم قرار دیا جائے۔ چنانچہ محترم صدر مجلس نے ان سفارشات کو منظور فرماتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو فضل عمر ٹرافی اور مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کو طاہر ٹرافی دینے نیز سب کمیٹی کی سفارش پر مندرجہ ذیل مجالس کو بھی ان کی حسن کارکردگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے حوصلہ افزائی کی غرض سے خصوصی انعامات دینے کا فیصلہ فرمایا۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھدرک، مجلس خدام الاحمدیہ یاڑی پورہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ آسنور، مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر۔ مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر۔ مجلس خدام الاحمدیہ چیک ایمرچھ، مجلس خدام الاحمدیہ بڑہ پورہ۔ اسی طرح بعض افراد کو ان کی نمایاں خدمات اور حسن کارکردگی کی وجہ سے خصوصی انعامات دیئے جانے کا فیصلہ فرمایا جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر معتمد اوّل قادیان

۲۔ مکرم ماسٹر عبد الحکیم صاحب وانی قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور

۳۔ مکرم قائد صاحب علاقائی صوبہ کیرالہ۔

اجتماع کے آخری روز منعقدہ تقریب میں یہ انعامات تقسیم کیئے گئے

نمائندگان مجالس بیرون

امسال بفضلہ تعالیٰ قادیان کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد سے انیس۔ سکندرآباد سے دو۔ پینگاڈی سے دو۔ کالیکٹ سے تین۔ بہرہ سے پانچ (تین خدام دو اطفال) کورنج سے ایک۔ شاہجہانپور سے دو۔ کلکتہ سے ایک۔ بجوپورہ سے ایک۔ ساندھن سے ایک۔ دہرہ دون سے ایک۔ میرٹھ سے ایک۔ رشی نگر سے ایک۔ آسنور سے آٹھ (دو خادم اور چھ اطفال) ناصر آباد سے ایک۔ سرینگر سے ایک۔ جموں سے ایک۔ چارکوٹ سے ایک۔ بھدرواہ سے دو۔ چیک ایمرچھ سے دو۔ یادگیر سے دو۔ گیا (بہار) سے ایک۔ خانپور ملکی سے ایک۔ کیرنگ سے ایک۔ سورو سے دو۔ سونگڑہ سے ایک۔ بھدرک سے تین (دو خادم ایک طفل) بمبئی سے ایک دہلی سے ایک۔ کلکتہ سے دو۔ فرید آباد سے ایک۔ بنگلہ دیش سے تین اور سعودی عربیہ سے ایک خادم یعنی تینتیس مجالس کے ستتر نمائندگان نے اجتماع میں شرکت کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

مقامِ اجتماع

مکرم چوہدری عبد السلام صاحب، مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر اور مکرم محمد عارف صاحب ننگلی نے اپنے معاونین کی مدد سے نہایت خوبصورت اور پرکشش اجتماع گاہ تیار کی جس میں قناتوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور اشعار پر مشتمل خوبصورت بینرز آویزاں تھے۔ رات کو اجتماع گاہ میں جب پروگرام شروع ہوتے تو مختلف رنگوں کی جھالروں۔ ٹیوب لائٹوں اور قمقموں کی وجہ سے مقام اجتماع ناظرین کی آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا۔ منتظمین نے مدرسہ احمدیہ کے کمروں میں چکیں لگا کر مستورات کے بیٹھنے اور اجتماع کے پروگراموں سے استفادہ کرنے کے لئے بہترین انتظام کر رکھا تھا۔

افتتاحی اجلاس خدام

مورخہ ۲۶ اکتوبر کو نماز جمعہ کے معاً بعد جملہ خدام مقام اجتماع میں پہنچ گئے ٹھیک تین بجکر پچاس منٹ پر سالانہ اجتماع کے افتتاحی اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی جس کی صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے فرمائی۔ آپ کے ساتھ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کو بھی سٹیج پر بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم حافظ نواب احمد صاحب گنگوہی نے کی۔ ان کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرانے کی رسم ادا کی جس کے ساتھ ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اٹھی اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام کا عہد دہرایا بعدہ مکرم وحید الدین صاحب شمس نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام "نونہالان جماعت سے خطاب" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو اجتماع سے صرف ایک روز قبل بذریعہ لندن سے موصول ہوا تھا (اس پیغام کا مکمل متن بدر کے گذشتہ شمارہ میں دیا جا چکا ہے۔ ادارہ) بعدہ حضور انور کے خطاب بر موقعہ سالانہ اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ یورپ کا ایک بصیرت افروز اقتباس کیسٹ کی مدد سے سنایا گیا۔ ازاں بعد مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر معتمد ثانی دفتر مرکزیہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا ساتواں سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے اور اس اجتماع کا یہ پہلو خوش کن ہے کہ پچھلے سالوں کی نسبت اس اجتماع میں شرکت کیلئے بیرونی مجالس کے کثیر نمائندگان تشریف لائے ہوئے ہیں خدا کرے یہ ترقی کی رفتار تیز تر ہوتی چلی جائے۔ صدر مجلس نے مزید فرمایا کہ انسان کو جس قدر طاقت ہو اپنی کوشش اور محنت ضرور کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ اس حقیر کوشش میں بھی بہت بڑا اجر اور نتیجہ دکھا دیتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کا یہ تنظیم قائم کرنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ پوری لگن اور محنت سے کام کرو اور اپنے کام میں حسن پیدا کرو۔ آج ہماری آواز کو دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے ہم نے اپنی استعدادوں کو بروئے کار لا کر اس آواز کو بلند سے بلند تر کرنا ہے اور دشمن کی تمام ناپاک تدبیروں کو ناکام کرنا ہے محترم صدر اجلاس نے تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت کے دو ایمان افروز واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ خدام کو چاہیئے کہ ایسی مثالیں اپنے پیش نظر رکھیں اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ایسے خدام بنیں کہ آپ جیسی

مثالیں دُنیا کے کسی کونے میں نہ ملیں بعدہ محترم موصوف نے پُرسوز اجتماعی دُعا کروائی جس کے ساتھ ہی سالانہ اجتماع کے دینی علمی اور ورزشی پروگرام شروع ہو گئے

دوسرے دن کا خصوصی اجلاس

پروگرام کے مطابق مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو بوقت اڑھائی بجے مجلس اطفال الاحمدیہ کے اجتماع کا افتتاحی اجلاس محترم مولوی خورشید احمد صاحب انور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ عزیزم ناصر احمد سلمہٗ کی تلاوت کے بعد محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے اطفال الاحمدیہ کا عہد دُہرایا بعدہٗ عزیزم ناصر وحید عزیزم داؤد احمد قریشی۔ عزیزم طارق احمد قمر۔ عزیزم حبیب احمد بانگروی۔ عزیزم ظفر احمد۔ عزیزم محمود احمد مزمل اور عزیزم ناصر الدین احمد نے ترانہ اطفال پیش کیا اس کے بعد مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سُنایا۔ بعدہٗ حضور پر نور کے روح پرور خطبہ عید الفطر فرمودہ مسجد فضل لندن کا ایک اقتباس کیسٹ کے ذریعہ سنایا گیا۔ پیغام کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ بعدہ صدر مجلس نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ رپورٹ ہائے کارگذاری بتاتی ہے کہ بفضلہ تعالیٰ مجالس کی تعداد اور ان کی مساعی میں اضافہ ہوا ہے جس کے ساتھ ہماری ذمہ داریاں بھی یقیناً بڑھی ہیں۔ خدا کرے کہ ان اہم ذمہ داریوں کو ہم بہتر رنگ میں ادا کرنے والے ہوں۔ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے عہد جنہیں ہم اپنے ہر اجلاس میں اور اجتماعی تقاریب میں دہراتے ہیں کوئی معمولی عہد نہیں بلکہ خلفاءِ وقت کے تجویز فرمودہ الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے کئے جانے والے عہد ہیں جن کا ہمیں ہمیشہ پاس رکھنا چاہیئے محترم صدر صاحب مجلس نے فرمایا کہ دربارِ خلافت سے جاری ہونے والی ہر تحریک ہمارے لائحہ عمل کا اہم حصہ ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی بار بار اس امر کی تاکید فرما رہے ہیں کہ یہ دَور غلبہ اسلام کا دور ہے جو ہر احمدی سے داعی الی اللہ بننے کا تقاضا کرتا ہے پس ہم میں سے ہر طفل۔ ہر خادم اور ہر انصار کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرے میں داعی الی اللہ بن جائے۔ صدر مجلس نے آخر میں فرمایا اس مرتبہ دینی نصاب کے امتحان سے متعلق جو پابندی قادیان کے خدام پر لگائی گئی تھی آئندہ یہ پابندی بھارت کی جملہ مجالس پر بھی عائد ہوگی۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کا اصل مقصد چونکہ نوجوانوں کی دینی ماحول میں تعلیم و تربیت ہے اس لئے ہمارے دیگر تمام شعبے اور پروگرام اس اصل کے تابع ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس اہم اور بنیادی مقصد کو بطریق احسن پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

علمی و ذہنی مقابلہ جات

امسال سالانہ اجتماع کے مقابلہ حسن قرأت معیار اوّل و دوئم میں ۲۳ مقابلہ خوش الحانی معیار اوّل و دوئم میں ۲۱، مقابلہ فی البدیہہ تقاریر میں ۶، مقابلہ تقاریر معیار اوّل و دوئم میں ۵ مقابلہ تقاریر مابین مولوی فاضل و گریجویٹ خدام میں ۷ مقابلہ حسن قرأت اطفال معیار اوّل و دوئم میں ۲۳، مقابلہ نظم خوانی اطفال معیار اول و دوئم میں ۲۶ اور مقابلہ تقاریر اطفال معیار اول و دوئم میں ۲۱ طفل شریک ہوئے۔ خدام کے ذہنی و علمی صلاحیتوں کا جائزہ لینے کے لئے ایک تحریری امتحان بھی لیا گیا جسکے لئے نصف گھنٹہ وقت مقرر تھا۔ مقابلہ پیغام رسانی میں قادیان کے تین اور بیرون مجالس کے دو جملہ پانچ گروپ شریک ہوئے مقابلہ مشاہدہ و معائنہ میں بھی کثیر خدام نے حصہ لیا۔ ایک دلچسپ بزم مشاعرہ اور بیت بازی کے مقابلہ بھی انعقاد کیا گیا۔ علاوہ ازیں اس اجتماع میں پہلی مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیاری نظم "پیغام آرہے ہیں کہ مسکن اداس ہے" کو خوش الحانی کے ساتھ پڑھنے کا مقابلہ ہوا۔ اسی طرح امسال پہلی مرتبہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کے درمیان تحریک داعی الی اللہ کے مہتم بالشان اغراض و مقاصد کے عنوان پر مقابلہ نویسی کا ایک تحریری مقابلہ بھی کروایا گیا

یہ تمام علمی مقابلہ جات مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم اور ان کے نائبین اور معاونین کی نگرانی میں انجام پائے جملہ علمی مقابلہ جات میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ۔ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ۔ مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی۔ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ مکرم گیانی عبد اللہ صاحب۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز۔ مکرم حکیم بدر الدین صاحب عامل۔ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر۔ مکرم شیخ عبد الرب صاحب بھدرک۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس۔ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب آف کلکتہ۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری۔ مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے۔ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب۔ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب مکرم مولوی محمد یوسف صاحب، مکرم مولوی فیض احمد صاحب۔ مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب، مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے، مکرم مولوی ابو الوفاد صاحب مکرم مستری محمد حسین صاحب، مکرم ڈاکٹر منور علی صاحب و مکرم مرزا منور احمد صاحب نے صدارت اور ججز کے فرائض سرانجام دیئے جزاہم اللہ خیراً۔

ورزشی مقابلہ جات خدام و اطفال

ورزشی مقابلہ جات اجتماع سے چند روز قبل ہی شروع کر دئے گئے۔ جو اجتماع کے تینوں روز بھی جاری رہے۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر منتظم ورزشی مقابلہ جات نے اپنے نائبین اور معاونین کے تعاون سے ان مقابلہ جات کو بہتر رنگ میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ مجموعی طور پر فٹ بال۔ والی بال۔ پنجابی کبڈی۔ نیشنل کبڈی رنگ پیر۔ ہائی جمپ۔ لانگ جمپ۔ دوڑیں۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ نشانہ غلیل رسہ کشی۔ ڈسکس تھرو وغیرہ۔ مقابلے کرائے گئے۔ دھوپ کی شدت کے پیش نظر بزرگان کے لئے میدان میں دو شامیانے نصب کئے گئے تھے معاونین ورزشی مقابلہ جات سپیکر پر کھیلوں کے دوران رواں تبصرہ بھی نشر کرتے رہے۔

نماز تہجد و درس اور اجتماعی دُعا

مورخہ ۲۷، ۲۸ اکتوبر کو مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے ۴½ بجے مسجد مبارک میں نماز تہجد پڑھائی۔ جبکہ محترم حکیم محمد دین صاحب اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے علی الترتیب دونوں روز بعد نماز فجر جامع مسجد میں درس دیا۔ اور خدام و اطفال کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دونوں روز صبح کے درس کے بعد خدام نے مسجد میں ہی اجتماعی تلاوت قرآن پاک کی۔ حسب پروگرام مورخہ ۲۸ اکتوبر کو صدر محترم کی معیت میں مزار مبارک پر اجتماعی دُعا بھی کی گئی۔

اختتامی اجلاس اور تقسیم انعامات

مورخہ ۲۸ اکتوبر بوقت ساڑھے چار بجے اجتماع کا آخری اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر آپ کے پہلو میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی رونق افروز تھے تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ اسلام الدین صاحب نے کی۔ بعدہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام کا عہد دہرایا اس کے بعد عزیزم مکرم سفیر احمد شمیم نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی بعدہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے دست مبارک سے علمی و ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات میں اوّل۔ دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو انعامات تقسیم فرمائے جنہیں مکرم ادریس احمد صاحب اسلم اور مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید نے اپنے معاونین کے تعاون سے پہلے ہی سے خوبصورتی کے ساتھ پیک کر رکھا تھا۔

تقسیم انعامات کے بعد مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا بعدہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر سب کمیٹی اجتماع نے ان تمام اداروں اور احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اجتماع کے سلسلہ میں اپنا مخلصانہ تعاون دیا۔ جزاہم اللہ خیراً۔

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے ایک بصیرت افروز اختتامی خطاب سے نوازا محترم موصوف نے فرمایا کہ ہمیں ہر اجلاس کے اختتام پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس لئے ہم آج اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے تینوں ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئے۔ الحمد للہ محترم موصوف نے فرمایا کہ روزمرہ کے

کاموں سے نپٹ کر جو زائد اور طوعی کام کئے جاتے ہیں وہ بہت زیادہ برکت کا موجب ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کی رضوان سب سے بڑا انعام ہے۔ اس کے بعد کسی بھی دنیاوی انعام کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ بس خدمت کرو اور خدمت کو اس کے معیار تک پہنچاؤ اور پھر خدمت کے بعد اپنی گردنیں جھکاؤ کیونکہ خدمت کی توفیق اپنی کسی ذاتی خوبی کی وجہ سے نہیں ملتی بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عطا ہوتی ہے خدا تعالیٰ ہم سب کو خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ ان پر اپنی برکتیں اور رحمتیں نازل کرے جنہوں نے کسی رنگ میں اس اجتماع کو کامیاب بنانے کی کوشش کی ہے۔ آمین

اس خطاب کے بعد یہ سہ روزہ اجتماع دعا ہوئی جس کے ساتھ ہی ہمارا بابرکت روحانی اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مجلس شوریٰ

مورخہ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۸۸ء کو رات آٹھ بجے احاطہ مدرسہ احمدیہ میں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے جملہ مہتممین نیز ہندوستان کی جملہ مجالس کے نمائندگان شامل ہوئے۔ مجلس شوریٰ میں نئے سال کے بجٹ آمد و خرچ اور منظوری دینے کے علاوہ بہت سی دوسری تجاویز زیر غور آئیں۔

انتظامات

اجتماع کے تینوں روز مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر، مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈوکیٹ نے اپنے نائبین اور معاونین کی مدد سے بروقت اور عمدہ کھانا تیار کروایا نیز مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر اور مکرم ادریس احمد صاحب اسلم نے اپنے معاونین کے تعاون سے تواضع کی ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے ادا کیں مکرم ناظم صاحب اطفال نے بھی اس سلسلہ میں تعاون کیا۔ بفضلہ تعالیٰ اس مرتبہ ۵۰۰ سے زائد افراد کا کھانا تیار کیا جاتا رہا۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم اور مکرم محمد اکبر صاحب ایم اے نے اپنے نائبین اور معاونین کے ساتھ اجتماع گاہ اور گراؤنڈ میں نظم و ضبط برقرار رکھنے میں پورا تعاون دیا۔ گذشتہ سال کی طرح امسال بھی اجتماع کی تمام کارروائی کی رپورٹنگ کے لئے ایک شعبہ رپورٹنگ قائم کیا گیا تھا جس کا منتظم خاکسار کو مقرر کیا گیا تھا۔ یہ رپورٹ اسی شعبہ کی طرف سے قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اور اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے آمین۔

پسِ نوشت

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ ...... بقیہ صفحہ ۴

آف بھدرک اڑیسہ نے "اخوت اسلامی" کے موضوع پر بڑے اچھے پیرائے میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ اسلام میں گورے کالے اور عربی عجمی کا فرق نہیں رکھا جاتا۔ اسلام ہر قسم کے امتیازات ختم کرتا ہے اور سب مسلمانوں کو برابر کے بھائی قرار دیتا ہے۔ اور سب کو سلوک، اتحاد محبت و پیار سے رہنے کی تعلیم دیتا ہے

ان کے بعد مکرم ماسٹر مشرف علی اکبر صاحب آف کلکتہ نے بنگالی زبان میں احمدیت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بہت جوش اور جذبہ ان کی تقریر سے عیاں تھا۔ اور انہوں نے بتایا کہ وہ تبلیغ پر بہت زور دیتے ہیں۔

ان تقاریر کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے حاضرین، منتظمین اور مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے انصار اللہ کے اجتماع سے اختتامی خطاب کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصار اللہ کا سالانہ اجتماع بہت کامیابی سے ختم ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل میں اسلام و احمدیت کی تبلیغ کے لئے شدید تڑپ اور انتہائی لگن ہے حضور چاہتے ہیں کہ ہر احمدی بھی اپنے آپ کو ایسا ہی بنا لے۔ حضور قادیان کی لجنات اور درویشوں کی قربانیوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ مضافات قادیان میں جو تبلیغ کو وسعت حاصل ہو رہی ہے حضور نے اس پر بھی خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ نئے مراکز کی تحریک میں بھی قادیان کی لجنہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ خدا کے فضل سے سب تنظیمیں اچھے رنگ میں کام کر رہی ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اہالیان قادیان کو بہت سی نصائح فرمائیں۔ اور فرمایا کہ ان دنوں میں خاص دعاؤں کی ضرورت ہے اس کے بعد اجتماعی دعا کرائی اور انصار اللہ کا سالانہ اجتماع بخیر و خوبی سے اختتام کو پہنچا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

کانپور میں جماعت احمدیہ کی اٹھارہویں سالانہ کانفرنس ...... بقیہ صفحہ ۱

تفاصیل شائع ہوئیں۔ ہندی روزنامہ "آج" نے پہلے دن محترم حضرت صاحبزادہ میاں صاحب کی تصویر کے ساتھ آپ کی کانپور آمد کی خبر دی اور دوسرے روز پریس کانفرنس کی تصویر اور اس کی تفصیل شائع کی۔

مورخہ ۱۹ر اکتوبر کو ٹھیک اڑھائی بجے حضرت صاحبزادہ صاحب نے باغ ابراہیم میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے جنگ بدر کے دوران صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جذبہ قربانی و ایثار کا ایک ایمان افروز واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ ہمیں بھی آج احمدیت کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ تبلیغ کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر بھی جمع کر کے ادا کی گئی۔ بعد ازاں آپ نے حاضرین کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔

مورخہ ۲۰ر اکتوبر کو صبح گیارہ بجے مرچنٹ چیمبرس میں اتر پردیش تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی کی میٹنگ ہوئی جس میں آئندہ کے لئے مکرم داؤد احمد صاحب لکھنؤ کو اس کمیٹی کا صدر مقرر کیا گیا۔ اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل طے کیا گیا۔

کانفرنس کا پہلا اجلاس

ٹھیک ساڑھے سات بجے مرچنٹ چیمبر ہال میں جماعت ہائے احمدیہ اتر پردیش کی اٹھارہویں سالانہ کانفرنس کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان منعقد ہوا۔ مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ شاہجہانپور کی تلاوت کے بعد محترم سید فضل احمد صاحب نے مہمان خصوصی، جناب ڈاکٹر دیوندر دت تیواری وائس چانسلر کانپور یونیورسٹی کو خوش آمدید کہا۔ جسکے جواب میں جناب وائس چانسلر صاحب نے جماعت احمدیہ کی دعوت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں آکر مجھے آپ کی جماعت کے بارے میں بہت سی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ ابھی جو کچھ میں نے سنا اس سے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ اور آپ کے دوسرے مذہب کے صحیح مفہوم اور مقصد کو لوگوں کے سامنے رکھ رہے ہیں۔ آج انسان اور دنیا کو اسی بات کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ میں نے آپ کی جو کتابیں پڑھیں اور سید فضل احمد صاحب اور دوسرے دوستوں کی زبانی جو کچھ سنا۔ اس سے لگتا ہے کہ آپ کی جماعت بہت ہی قابل تعریف کام کر رہی ہے۔ اور آپ نے غلط فہمیاں دور کر کے پریم کی بھاونا پیدا کر رہی ہے۔

جناب وائس چانسلر صاحب کے بعد محترم سید فضل احمد صاحب نے "اسلام اور حقوق انسانی" کے موضوع پر انگریزی میں انتہائی مدلل تقریر فرمائی جس میں آپ نے بتایا کہ اسلام ایک بین الاقوامی مذہب ہے۔ جس کا رب رب العالمین اور جس کا رسول رحمۃ للعالمین ہے۔ اس نے نہ صرف مسلمانوں کے ہی نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے حقوق کا تحفظ کیا ہے۔ محترم سید صاحب کی تقریر کے بعد مکرم منظر احمد صاحب اقبال قادیان نے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

ازاں بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے اپنے صدارتی خطاب میں اس نوع کی کانفرنسوں کے انعقاد کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے ملک میں جتنے مذاہب پائے جاتے ہیں اتنے کسی ملک میں نہیں پائے جاتے ان سب مذاہب میں محبت و یگانگت کی فضا پیدا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ ایک ایسا اسٹیج تیار کرتی ہے جس سے تمام مذاہب کے ماننے والوں کو اپنے اپنے بانی کی سیرت و تعلیم بیان کرنے کا موقعہ ملے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نیک مقاصد میں ہمیں کامیابی عطا فرمائے آمین۔ خطاب کے بعد آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کانفرنس کے لئے خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ "سیرت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر مولانا محمد حمید کوثر نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو نمایاں طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک دعویٰ سے قبل کی زندگی جب آپ کا کوئی دشمن نہ تھا اور ایک بعد کی زندگی جس میں آپ کے بھی مخالف ہو گئے اسکی وجہ صرف اور صرف یہ تھی کہ آپ نے اپنی قوم کے سامنے اس پیغام کو پیش کیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا۔ اسی سلسلہ میں حضور کے بچپن کے بعض واقعات کا ذکر کیا گیا۔

خاکسار کی تقریر کے بعد ہمارے ایک ہندو دوست ڈاکٹر دینا ناتھ رسید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح میں ایک نظم پڑھی۔

ازاں بعد مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں غلط

فیصلہ) کا ازالہ" کے موضوع پر مدلل تقریر فرمائی آپ نے وفات مسیح اور ختم نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ کا موقف قرآن۔ احادیث اور اقوال بزرگان کی روشنی میں پیش کیا فاضل مقرر نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ ہم ختم نبوت کے قائل ہیں اور ہمارا بیعت فارم اس پر گواہ ہے۔ آپ نے فرمایا انسان کا عقیدہ وہی ہوتا ہے جس کا وہ اقرار کرتا ہے پھر جماعت کے بارے میں اس حقیقت کو سمجھنے سے کیوں گریز کیا جاتا ہے۔

محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے "امام مہدی کا ظہور اور پاکستان میں احمدیوں پر مظالم کی داستان" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا تفصیلی ذکر فرمایا۔ آپ نے قرآن اور احادیث کی تشریح میں اقوال بزرگان کو پیش کیا اور بتایا کہ چودہویں صدی میں امام مہدی کا آنا ضروری تھا۔ آخر میں آپ نے اُن مظالم کا ذکر فرمایا جو آج کل پاکستان میں جماعت احمدیہ پر ڈھائے جا رہے ہیں۔

محترم مولانا کی اس تقریر کے بعد شب گیارہ بجے کانفرنس کے پہلے دن کے پروگرام اختتام پذیر ہوئے۔

گوردوارہ میں تقریر

طے شدہ پروگرام کے مطابق ۱۴ را کتوبر کو محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے کانپور گومتی نمبر ۵ والے گوردوارے میں تقریر کی اور ایک قرآن مجید پیش کیا۔ جبکہ ۲۱ را کتوبر کو محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے اسی گوردوارہ میں پنجابی میں شاندار تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے گورو نانک جی مہاراج کے جیون اور ان کی تعلیمات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں ان کی پیش خبریوں کو بیان فرمایا اس تقریر کو بے حد سراہا گیا۔ بعد ازاں آپ نے گوردوارے کی لائبریری کے لئے گورمکھی ترجمۃ القرآن کی مزید دو کاپیاں پربندھک کمیٹی کے سیکرٹری صاحب کے سپرد کیں۔ گوردوارے کے بابا جی نے محترم مولانا کی تقریر پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے آپ کو ایک خصوصی تحفہ پیش کیا۔

۲۱ را کتوبر ہی کو ٹھیک چار بجے شام مرچنٹ چیمبرس ہال میں محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی کی زیر صدارت تبلیغی اجلاس منعقد ہوا۔ قاری غلام مرتضیٰ صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب، شاہد۔ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ اور مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ نے تربیتی عنوانات پر تقاریر کیں۔ آخر میں صدر مجلس نے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف ... توجہ دلائی۔

جلسہ پیشوایان مذاہب

اسی روز ٹھیک ساڑھے پانچ بجے شام مرچنٹ چیمبرس ہال میں جلسہ پیشوایان مذاہب محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت مکرم قاری غلام مرتضیٰ خاں صاحب کی تلاوت سے شروع ہوا۔ خاکسار نے تلاوت کردہ آیات کا اردو ترجمہ سنایا۔ جلسہ میں جناب جوگندر سروپ ایم۔ ایل۔ سی بطور "مہمان خصوصی" شریک ہوئے مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام سنایا۔ جلسہ پیشوایان مذاہب کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے محترم مولانا بشیر احمد صاحب نے بتایا کہ قرآن سے ہمیں علم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کی طرف رسول بھیجے ہیں۔ جب یہ سب خدا کی طرف سے تھے تو اُن میں اختلاف کیسا؟ چنانچہ جماعت احمدیہ اپنے دوسرے امام حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر اس قسم کے جلسے منعقد کرتی ہے۔ جس کا مقصد ایک دوسرے کو سمجھنا ہے۔

ہمارے خصوصی مہمان شری جوگندر سروپ ایم۔ ایل سی نے اس جلسہ میں شمولیت کی دعوت پر جماعت کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر کے مطالعہ سے یہ معلوم کر کے مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ اس جماعت نے بیرونی ممالک میں ۲۶۰ مساجد تعمیر کی ہیں۔ اس کے بہت سے رفاہی ادارے کام کر رہے ہیں نیز یہ کہ جماعت نے اردو کے علاوہ کئی زبانوں میں قرآن کے ترجمے کئے ہیں۔ اس سے دوسری قوموں کو بھی اسلام سمجھنے کا موقعہ ملے گا۔ میں جماعت کی ان کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور جماعت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اس نے ہم سب کے لئے اتنا اچھا اسٹیج تیار کیا ہے۔ جو خالصتاً محبت کا اسٹیج ہے۔

مریضوں کیلئے تحائف

اس موقعہ پر خاکسار نے سامعین کو بتایا کہ جماعت احمدیہ کانپور کی مستورات، احمدی نوجوانوں اور ایک مخلص دوست کے تعاون سے کانپور اسپتال کے نادار مریضوں کے لئے پھلوں کے کچھ تحفے تیار کئے گئے ہیں فجزاہم اللہ خیراً۔ محترم صاحب صدر اور مہمان خصوصی نے یہ تحائف مریضوں کے لئے اسپتال کے منتظمین کے سپرد کئے۔

ازاں بعد ڈاکٹر ڈی۔ ڈی غزرام نے "سیرت حضرت عیسیٰ علیہ السلام" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی بھی مذہب دنیا میں غلط نہیں ہے آپ نے مسیحیت کے بارے میں بائیبل کے حوالہ جات اور عیسیٰ علیہ السلام کے اقوال پڑھ کر سنائے۔

شری پریم نرائن شکلا جی نے "سیرت شری کرشن جی مہاراج" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا میں جماعت احمدیہ کا مشکور ہوں جنہوں نے مجھے یہاں تقریر کے لئے بلایا۔ بعد ازاں آپ نے بہت اچھے انداز میں شری کرشن جی مہاراج کی سیرت اور تعلیم بیان کی۔

"سیرت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے فرمایا کہ حضرت عائشہؓ کے فرمان کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عین قرآن کے مطابق تھے آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بنی نوع انسان سے قیام شریعت۔ مساوات اور دشمنوں سے نیک سلوک کے بارہ میں سیرت طیبہ کے متعدد ایمان افروز واقعات انتہائی موثر انداز میں بیان فرمائے۔

سردار بلونت سنگھ جی نے "سیرت گورو نانک جی مہاراج" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا یہ جلسہ دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے گورو گرنتھ صاحب کا پاٹھ ہو رہا ہے آپ نے گورو جی کی سیرت و تعلیمات کو بہت اچھے انداز میں بیان فرمایا۔ مکرم ریاض احمد صاحب آف ساندھن نے "کل یگ کے اوتار کی علامات و خصوصیات" کے موضوع پر رامائن اور دوسری ہندو کتب کی روشنی میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ "موجودہ زمانے کی مشکلات کا حل اسلام میں" کے موضوع پر مکرم سید فضل احمد صاحب نے انگریزی زبان میں تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اس زمانے کی مشکلات کا حل صرف اور صرف قرآن مجید ہی پیش کرتا ہے۔ آپ نے دنیا کو درپیش بعض مشکلات کا ذکر کر کے اُن کا حل قرآن کی روشنی میں پیش کیا۔ انگریزی دان طبقہ میں آپ کی تقریر بے حد مقبول ہوئی۔ بعد ازاں مکرم مظفر احمد صاحب اقبال قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ "سیرت حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام" کے موضوع پر خاکسار محمد حمید کوثر نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے قبل آپ کے مخالفین بھی آپ کو اسلام کا سب سے بڑا مؤید سمجھتے تھے۔ مگر دعوے کے بعد وہ آپ کے شدید مخالف ہو گئے لیکن حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک ہی فرمایا اس تسلسل میں خاکسار نے ان حالات کو جو مخالفین نے جماعت کو تنگ کرنے کیلئے پیدا کر دیئے تھے ان کا بھی تفصیلی ذکر کیا۔

ازاں بعد محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے "موعود اقوام عالم" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے قرآن مجید کی آیات اور ہندو کتب کے حوالہ جات سے ثابت کیا کہ کل یگ میں کسی مہا پرش کا آنا ضروری تھا دیکھنا یہ ہے کہ کیا وہ مہاپرش آچکا ہے یا نہیں؟ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو پیش کیا۔ اور بتایا کہ اگر آپؑ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو شدید مخالفانہ حالات میں اپنے مشن میں ہرگز کامیاب نہ ہو سکتے تھے۔ باوجود مخالفت کے آپ کا اپنے مقصد میں کامیاب ہو جانا ثابت کرتا ہے کہ آپ خدا کی طرف سے تھے

اجلاس کے آخر میں محترم صدر مجلس نے فرمایا کہ ہر انسان اپنے عقیدہ پر غور کر کے صداقت تک پہنچ سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے بانی علیہ السلام کے بارے میں تمام مذاہب میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔ اگر آپؑ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو خدا آپ کو خود نابود کر دیتا۔ آپ کی کامیابی خود آپ کی صداقت کی دلیل ہے۔ آخر میں آپ نے سامعین۔ پولیس اور ریڈیو افسران کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے ہر طرح کا تعاون دے کر کانفرنس کو کامیاب بنایا۔

مجلس مذاکرہ

۲۲ را کتوبر کو بوقت دس سے بارہ بجے دن مرچنٹ چیمبرس ہال میں ہی ایک مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں سوالات کے جوابات محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے مدلل و مسکت طور پر دیئے جس سے موجود غیر از جماعت دوست بہت متاثر ہوئے اور یوں ٹھیک بارہ بجکر پانچ منٹ پر بعد دعا کانفرنس کے جملہ پروگرام بخیر وخوبی ختم ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ اور انعقاد کانفرنس کے سلسلہ میں ہر ممکن مخلصانہ تعاون دینے والے احباب جماعت احمدیہ کانپور کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

بدر کی توسیع اشاعت
ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے

درخواست ہائے دُعا

● ۔ مکرم محمد ابراہیم شاہ صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان مکرم ظہور احمد خان صاحب ساکن مانلو اور ان کے بچگان، مکرم عبدالرؤف صاحب اور ان کے بچگان، مکرم ماسٹر غلام محمد خان صاحب، مکرم عبدالمجید صاحب سیکرٹری مال مانلو، مکرم محمد رمضان شیخ صاحب اور خود کی صحت وسلامتی اور دینی ودنیوی ترقیات کے لئے ● ۔ مکرم محمود احمد صاحب یادگیری ساکن بیدر (کرناٹک) اپنی اہلیہ کی بسہولت فراغت، نیک صالح وخادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے اور خود کے کاروبار میں برکت کے لئے۔ ● ۔ مکرم شمس الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ ترکپورہ (کشمیر) اپنے فرزندان عزیز محمد رفیع سلمہٗ کی کیرالہ ایگریکلچرل کالج کے B.V.Sc کے فائنل امتحان میں، عزیز نصیر الدین سلمہٗ مقیم ادھم پور جموں کی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی ٹریننگ میں اور عزیز منیر احمد سلمہٗ متعلم گورنمنٹ سینک سکول، مانلو بل کی نویں جماعت کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور دینی ودنیوی ترقیات کے لئے۔ ● ۔ مکرم بی ایم کریم احمد صاحب بنگلور اپنے والد مکرم بی ایم بشیر احمد صاحب اور والدہ محترمہ اختر بیگم صاحبہ کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے

● ۔ مکرم عبدالحکیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور اپنی بھاوجہ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ، ہمشیرہ مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اور محترمہ زیبہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام محمد ریشی صاحب کی کامل وعاجل شفایابی، جماعت احمدیہ آسنور کے تمام طلباء وطالبات کی سالانہ امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے ● ۔ مکرم محمد رفیق صاحب بٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ریشی نگر (کشمیر) مکرم عبدالغفار صاحب بٹ کی کامل وعاجل شفایابی، مکرم محمد یوسف صاحب میر کو نیک صالح وخادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے، مکرم ظہور احمد صاحب نیگرو اور ان کے اہل وعیال نیز خود کی صحت وسلامتی اور دینی ودنیوی ترقیات نیز جماعت احمدیہ ریشی نگر کے تمام طلباء وطالبات کی سالانہ امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ ● ۔ مکرم پی پی عبدالرحیم صاحب ساکن کالیکٹ (کیرالہ) پچیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے داماد عزیز پی پی محمود احمد سلمہٗ مقیم دوبئی کی مرگی کے تشویشناک مرض سے کامل وعاجل شفایابی اور دینی ودنیوی ترقیات کے لئے ● ۔ مکرم محمد نعیم الحق صاحب سمبل پور (اڑیسہ) اپنے والد مکرم فرقان علی صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ پنکال کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر نیز اہل وعیال اور خود کی دینی ودنیوی ترقیات کے لئے۔ ● ۔ مکرم بشارت احمد خان صاحب راورکیلہ مبلغ ۱۴/- روپے اعانت میں ادا کرتے ہوئے اپنے بیٹے وسیم خان کے امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی کے لئے ● ۔ مکرم غنی خان صاحب راورکیلہ مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنے اہل وعیال کی دینی ودنیوی ترقیات کے لئے

● ۔ مکرم شیخ ظریف خان صاحب راورکیلہ مبلغ ۲/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی اہلیہ صاحبہ کی کامل صحت کے لئے ● ۔ مکرم محمد ضیاء الحق صاحب راورکیلہ مبلغ ۵/- روپے اعانت میں ادا کرتے ہوئے خود کی اور اہل وعیال کی صحت وسلامتی کے لئے ● ۔ مکرم جمال محمد صاحب راورکیلہ مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے خود کی اور اہلیہ صاحبہ کی صحت وسلامتی، بڑے بیٹے وسیم احمد کے امتحان B.Sc، نسیم احمد کے امتحان میٹرک اور علیم محمد کے دماغی کمزوری میں افاقہ کے لئے

● ۔ مکرم شریف احمد صاحب راورکیلہ مبلغ ۱۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اہل وعیال کی صحت وسلامتی اور بڑے بیٹے کے روشن مستقبل کے لئے ● ۔ مکرم شیخ احمد حسین صاحب احمدی موسیٰ بنی مائنز بیٹے کی کامل صحت خود کی اور اہل وعیال کی دینی ودنیوی ترقیات کے لئے ● ۔ مکرم ہزاری خان صاحب موسیٰ بنی مائنز مبلغ ۱۰/- روپے اعانت میں ادا کرتے ہوئے کاروبار میں برکت اور دینی ودنیوی ترقیات کے لئے۔

● ۔ جماعت احمدیہ سورو کے افراد مکرم داؤد غنی خان صاحب۔ مکرم ابراہیم خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ۔ مکرم سید سلام الدین صاحب۔ مکرم عبدالستار صاحب ابن مکرم عبدالغفار صاحب۔ مکرم خطیب اللہ صاحب۔ مکرم شیخ ہدایت اللہ صاحب۔ مکرم اصغر علی صاحب۔ مکرم مولوی سید محمد یونس صاحب۔ مکرم اعظم علی خان صاحب۔ سید نعیم احمد صاحب۔ مکرم فیروز احمد خان صاحب۔ بابر خان صاحب۔ مکرم خالد حسین صاحب۔ مکرم غلام محمد خان صاحب۔ مکرم اسماعیل خان صاحب مشکلات کے ازالہ دینی ودنیوی ترقیات کے حصول کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

پروگرام دورہ مکرم مولوی ابوبکر صاحب برائے کیرالہ

صوبہ کیرالہ کی تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی ابوبکر صاحب معلم وقف جدید بطور انسپکٹر وقف جدید عنقریب کیرالہ کی جماعتوں کا مالی دورہ شروع کرنے والے ہیں۔ جماعتوں میں پہنچنے کی تاریخوں کی اطلاع وہ خود دیں گے۔ احباب جماعت سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ بھرپور تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

اعلان دورہ وقف جدید برائے جموں کشمیر

صوبہ جموں کشمیر کی تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی عبدالخالق صاحب انسپکٹر وقف جدید نے دورہ بغرض وصولی چندہ جات وقف جدید شروع کر دیا ہے۔ احباب جماعت سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ بھرپور تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

چندہ الگ ہے اور زکوٰۃ الگ

یہ بھی یاد رہے کہ ایک مسلمان کے ذمہ مالی عبادت صرف زکوٰۃ دینا ہی نہیں ہے۔ بلکہ اور بھی کئی حقوق اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھے ہیں جیسا کہ قرآن کریم کی کثیر التعداد آیات اور احادیث سے ثابت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو چندہ ہر ایک احمدی کے ذمہ لازمی اور حتمی قرار دیا ہے۔ اور اُسے متواتر تین ماہ تک ادا نہ کرنے والے شخص کو اپنی جماعت سے خارج بتایا ہے وہ زکوٰۃ سے بالکل الگ اور علیحدہ ہے اسی طرح حضرت اقدسؑ کے رسالہ الوصیت کے مطابق جو مال صیغہ بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرایا جاتا ہے وہ بھی زکوٰۃ سے بالکل الگ ہے غرض زکوٰۃ ایک الگ فریضہ ہے جو باوجود ان مختلف چندوں کے ادا کرنے کے پھر بھی واجب الادا رہتا ہے اور جب تک کہ اسے زکوٰۃ کی نیت سے نہ دیا جائے۔ ادا نہیں ہوتا تمام صاحب نصاب احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اُسے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

موصی حضرات اور عہدیداران مال کی توجہ کیلئے

دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے موصی حضرات کی خدمت میں ہر سال ان کی طرف سے [illegible] کی مدمیں موصول شدہ رقوم کا نقشہ بھجوایا جاتا ہے۔ گزشتہ عرصہ میں دفتر ہذا میں بعض موصی حضرات کی طرف سے ایسی اطلاعات ملی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ موصی حضرات کی طرف سے حصہ آمد کی مد میں ادا کردہ رقوم کو عہدیداران مال غلطی سے چندہ عام یا دوسری مدات کے طور پر مرکز میں بھجوا دیتے ہیں اور اس طرح موصی بھائی کے کھاتہ میں بقایا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دفتر کو بھی اور اس موصی بھائی کو بھی پریشانی کا سامنا ہوتا ہے دفتری ریکارڈ میں وہ بقایا دار متصوّر ہوتے ہیں۔

لہٰذا بذریعہ اعلان ہٰذا خاص طور پر عہدیداران مال کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ حصہ آمد کی رقوم مرکز میں بھجواتے وقت بہت احتیاط کریں اور موصی حضرات وقتاً فوقتاً مقامی جماعت کے ریکارڈ کا جائزہ لیتے رہا کریں ان کی طرف سے حصہ آمد کی مد میں ادا کردہ رقوم ٹھیک تفصیل کے ساتھ مرکز بھجوائی جا رہی ہیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

جلسہ سالانہ سے واپسی سفر کیلئے ریزرویشن

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے۔ امسال جلسہ سالانہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۴ء کو منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو دوست جلسہ سالانہ کے اختتام پر بذریعہ ٹرین واپسی کا سفر کرتے ہیں اور سفر میں سہولت کی خاطر ٹرین کی سیٹ یا برتھ کی ریزرویشن کرانا چاہتے ہوں۔ وہ مہربانی فرما کر اس ریزرویشن کے سلسلہ میں اپنے مندرجہ ذیل کوائف پر مشتمل خط علد از جلد دفتر ہذا کو بھجوا دیں تاکہ بروقت کارروائی کی جا سکے۔ (۱) - تاریخ واپسی سفر (۲) - اسٹیشن کا نام جہاں تک کی ریزرویشن کرانا مقصود ہے (۳) - درجہ یعنی فرسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس۔ (۴) - نام سفر کنندہ عمر جنس (مرد۔ عورت۔ لڑکا۔ لڑکی) (۵) کتنے پورے ٹکٹ۔ کتنے نصف ٹکٹ (۶) - ٹرین کا نام جس پر ریزرویشن کرانا مطلوب ہے۔

نوٹ :- اس ریزرویشن کے سلسلہ میں حسب ضرورت اخراجات کی رقم بھی بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ جو کرم محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام کا ہو، دفتر ہذا کے نام اپنی چٹھی کے ہمراہ بھجوا کر ممنون فرماویں۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

نامزدگی قائد علاقائی و معتمد علاقائی وادی کشمیر

جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ وادی کشمیر کو اطلاع کی جاتی ہے کہ مکرم ماسٹر عبد الحکیم صاحب دانی آف آسنور کو قائد علاقائی اور مکرم میر عبد الحمید صاحب آف یاڑی پورہ کو معتمد علاقائی برائے وادی کشمیر مورخہ یکم نومبر ۱۹۸۴ء تا اکتوبر ۱۹۸۵ء نامزد کیا گیا ہے۔ جملہ قائدین و اراکین وادی کشمیر کی مجالس خدام الاحمدیہ کو بیدار کرنے اور ان کی مساعی کو تیز تر کرنے کے لئے ہر دو علاقائی عہدیداران سے کماحقہ تعاون کرتے ہوئے عنداللہ ماجور ہوں۔

قائدین کرام متوجہ ہوں

جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ بھارت کے قائدین کرام سے درخواست ہے کہ یکم نومبر ۱۹۸۴ء سے مجلس خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو گیا ہے اس لئے اپنی اپنی مجلس کی نئی فہرست تجنید تیار کروا کر اور تشخیص بجٹ کر کے جلد سے جلد دفتر مرکزیہ کو بھجوائیں اور نئے سال کے لئے ایک نیا عزم لیکر کام شروع کر دیں نیز اپنی ماہانہ رپورٹ کارگزاری حسب ہدایت ہر ماہ کی دس تاریخ سے پہلے پہلے مرکز میں بھجوانے کی پابندی کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

احمد آباد (گجرات)

۱۔ صدر جماعت - مکرم عبد العزیز صاحب
۲۔ سیکرٹری مال - مکرم عبد الواحد صاحب
۳۔ سیکرٹری تبلیغ - مکرم عبد الغنی صاحب
[illegible]

جماعت احمدیہ بھوبنیشور (اڑیسہ)

۱۔ ایڈیشنل سیکرٹری مال - مکرم خواجہ کمال الدین صاحب - ۳۰-۴-۸۶ تک

ناظر اعلیٰ قادیان

ہم سے طلب فرمائیں

دوران سال خاکسار کو بفضلہ تعالیٰ مندرجہ ذیل کتب و رسائل لکھنے کی توفیق ملی :-
(۱) - علماء کی تکفیر بازی، مسلمان کون ہے؟
(۲) .. احمدیت حقیقی اسلام ہے۔ ہر دو کتب درج ذیل پتہ سے مفت حاصل کریں۔
(۳) - سیرت حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف شہید جسے مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد نے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس کتاب کا ہدیہ تین روپے ہے۔

حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد
احمدیہ مسلم مشن افضل گنج حیدر آباد
آندھرا پردیش

ہمارا خراج عقیدت ——— اتحاد

"ہم سب ایک ہی خدا کے بندے ہیں، جس کی بندگی ہم مختلف ناموں سے ادا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے لازمی اتحاد کو محسوس کریں، اور انسانوں کے درمیان [illegible] کے احساس کو ترک کر دیں۔"

[illegible] ہے جنہوں نے اپنی ہستی کو [illegible] کے لئے مکمل طور پر وقف کر دی تھی۔ [illegible] سماجی انصاف [illegible] جس کے حصول [illegible]

[illegible] اتحاد [illegible] ہم منصوبوں کا مقصد اقتصادی بنیاد کو مستحکم بنانا ہے تاکہ ہم لوگ [illegible] اگر ممکن ہو تو [illegible] اپنے ملک [illegible]

[illegible]

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA — 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ - کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"
(فتح اسلام ۔ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)

لبرٹی ٹول مل
نمبر ۵۰-۲-۱۰
فلاک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
MADE OF PURE GOLD & SILVER
— AND —
ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES.

PLEASE CONTACT:-
KASHMIR JEWELLERS,
OPPOSITE MASJID AQSA, QADIAN-143516.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ :-
23-5222 }
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز :-

آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM
برائے :- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر۔
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!!

AUTO TRADERS,
16-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ - کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
PERFECT TRAVEL AIDS
D/2/54 (1)
MAHADEVPET,
MADIKERI - 571201.
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA,
BOMBAY-8.

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین، معیاری اور پائیدار سوٹ کیس -
بریف کیس - سکول بیگ - ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس - منی پرس، پاسپورٹ
اور بیلٹس کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور
تبادلہ کے لئے آٹو ونگز کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۱۷ - ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر:- ۴۴۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ } گرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس ریسٹ ٹاکسٹ جیون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر:- 294

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT,
GRAM.- MOOSA RAZA
PHONE.- 605558
BANGALORE - 2.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی ۔ اُوشا اینکھو اور سلائی مشینیں کی سپلائی اور سروس

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صـ۳۱)
فون نمبر - 42916 ---- ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

مینوفیکچررز - کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوز - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۲۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدرآباد میں
فون نمبر 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۲۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®
CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب اربن سیٹ ہوائی چپل، نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!